THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the October 27, 2023
(332nd Session)
Volume IX, No. 01
(Nos. 01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IX SP.IX(01)/2023
No.01 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 2
3. Fateha 2
4. Condolence reference on the sad demise of Senator Rana Maqbool Ahmed; and ex-Senator S. M. Zafar 3
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 3
    - Senator Sarfraz Ahmed Bugti, Minister for Interior 4
    - Senator Mian Raza Rabbani 5
    - Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani 6
    - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 7
    - Senator Hidayatullah Khan 8
    - Senator Manzoor Ahmed Kakar 8
    - Senator Mushtaq Ahmed 9
    - Senator Nisar Ahmed Khuhro 11
    - Senator Engr. Rukhsana Zuberi 12
    - Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri 13
    - Senator Walid Iqbal 15
    - Senator Kamran Murtaza 18
    - Senator Sajid Mir 20
    - Senator Nuzhat Sadiq 20
    - Senator Dilawar Khan 21
    - Senator Shaheen Khalid Butt 22
    - Senator Sana Jamali 24
    - Senator Seemee Ezdi 25
    - Senator Keshoo Bai 25
    - Senator Danesh Kumar 26
    - Senator Syed Waqar Mehdi 27
    - Senator Fawzia Arshad 28
    - Senator Molvi Faiz Muhammad 29
    - Senator Khalida Sikandar Mandhro 32
    - Senator Abida Muhammad Azeem 33
    - Senator Rana Mahmood ul Hassan 33
    - Senator Muhammad Akram 34
    - Senator Musadik Malik 35
    - Senator Syed Ali Zafar 36
    - Senator Khalida Ateeb 37
    - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House 38
5. Condolence Resolution moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House on the sad demise of Senator Rana Maqbool Ahmed 40
6. Condolence Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha on the sad demise of former Senator S. M. Zafar 41
7. Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha on occasion of the Kashmir Black Day 43

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the October 27, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾

ترجمہ: اور تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار، ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لیے لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔

(سورۃ النساء: آیات 75 تا 76)

Panel of Presiding Officers

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ آپ سب کو جمعہ مبارک ہو۔

Panel of Presiding Officers. Now, I will announce Panel of Presiding Officers. In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for 332nd Session of the Senate of Pakistan:

1. Senator Manzoor Ahmed
2. Senator Rana Mehmood ul Hassan
3. Senator Palwasha Mohammed Zai Khan

Fateha

جناب چیئرمین: آپ سب کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں محترم سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب کی وفات ہوئی، آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور tradition کے مطابق ان کے لیے اگر کسی ساتھی نے بات کرنی ہے تو دعا کے بعد بات کریں گے۔ اس کے بعد ایک resolution pass کریں گے۔ ہمارے سابق سینیٹر جناب ایس ایم ظفر صاحب کی بھی وفات ہوئی، وہ سینیٹر علی ظفر صاحب کے والد تھے، ان کے لیے بھی دعا کریں گے۔ میں سینیٹر حافظ عبدالکریم صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ رانا مقبول صاحب، ایس ایم ظفر صاحب، فلسطین میں شہید ہونے والوں، Pakistan Armed Forces and Police کے لوگ جو duties سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی دعا کریں۔

(اس موقع پر مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین: میری left side پر Chairman's Box میں سینیٹر رانا مقبول صاحب کے بیٹے رانا طلال صاحب اور رانا بلال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، welcome to the House. سید یوسف رضا گیلانی صاحب۔

Condolence reference on the sad demise of Senator Rana Maqbool Ahmed; and ex-Senator S. M. Zafar

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب چیئرمین ! یہ اجلاس جو requisitioned ہوا تھا، especially فلسطین اور غزہ میں اس وقت جو ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، اس کے لیے بلایا گیا تھا لیکن ہم نے اپنی traditions کو بھی قائم رکھنا ہے، اس کی importance بہت زیادہ ہے۔ ہمارے ہاں یہ tradition ہے کہ اگر کوئی ساتھی سینیٹر وفات پا جائے تو اس کے لیے دعا بھی کروائی جاتی ہے اور کچھ دوست ان کے بارے میں بات بھی کرتے ہیں اور پھر اجلاس adjourn ہو جاتا ہے۔ ہم ان کے بارے میں بات بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اور ساری قوم غزہ کے معاملے پر concern ہے، آپ جو وقت بتائیں گے ہم اس پر بات کریں گے۔

جناب والا! رانا مقبول صاحب بہت معزز سینیٹر تھے۔ انہوں نے as a Senator and as a Chairman Standing Committee بہت contribute کیا، ان کی بہت خدمات تھیں اور ان کا بہت in put تھا۔ ہم نے ان سے بہت learn کیا، ان کی expertise, ان کے خیالات تھے، انہوں نے یہاں جو بھی debates کیں، وہ قابل قدر تھیں۔ ہمیں ان کا بے حد افسوس ہے۔

جناب چیئرمین ! اسی طرح سینیٹر علی ظفر صاحب کے والد سینیٹر ایس ایم ظفر صاحب بھی رحلت فرما گئے ہیں۔ ہم ان کے لیے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ ایسے معزز لوگ جنہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کی ہے، وہ سینیٹ کے ممبر بھی رہے تو اس ایوان کی طرف سے اگر کوئی اچھے الفاظ آ جائیں تو ان کے خاندان کے لیے وہ تقویت کا باعث بنیں گے، ان کی family جو یہاں موجود ہے، ہم ان سے بھی تعزیت کرتے ہیں۔

میں اس موقع پر caretaker Federal Minister for Information, Minister for Interior, Adviser on Aviation and Minister for Law کو بھی House میں welcome کرتا ہوں۔ یہ اچھی بات ہے کہ اگر وزراء زیادہ تعداد میں یہاں موجود ہوتے ہیں

that is the respect, honour and the dignity of the House. This is the Upper House and Upper House is the symbol of the Federation.

جناب چیئرمین: ولید صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب والا! اس لیے میں انہیں زیادہ appreciate کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس کے honour, dignity and respect میں اضافہ کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز وزیر داخلہ صاحب۔

Senator Sarfraz Ahmed Bugti, Minister for Interior

سینیٹر سرفراز احمد بگٹی (وزیر داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! رانا مقبول احمد صاحب کی اچانک وفات اور سینیٹر ایس ایم ظفر صاحب جو ایک senior politician تھے، ان کی وفات، ان کی بڑی خدمات ہیں، دل بہت رنجیدہ ہے۔ رانا صاحب کی family یہاں موجود ہے، سینیٹر علی ظفر صاحب موجود ہیں، ہم ان کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مجھے رانا صاحب کے ساتھ پچھلے تین، چار سال کام کرنے کا موقع ملا، وہ Standing Committee on Cabinet Secretariat کے چیئرمین تھے، جس کا میں ممبر تھا۔ ان کے ساتھ سفر کرنے کا بھی موقع ملا، ہم ترکیہ میں سینیٹ کی طرف سے ایک delegation میں ان کے ساتھ گئے، he was one of the finest Senators, law makers, we have ever seen جو ہمارا یہاں experience تھا۔ وہ ہمیشہ بڑی dignity, بہت احترام کے ساتھ ہم juniors کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ان سے سیکھنے کا بہت موقع ملا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اسی طرح سینیٹر ایس ایم ظفر صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ہمارے security forces کے جو بھائی اپنی line of duties پر اپنی جانیں دے رہے ہیں اور terrorism کا جو معاملہ چل رہا ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنا آج ہمارے کل کے لیے قربان کر رہے ہیں، ان کی اس قربانی کو بھی سراہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند کرے۔

جناب چیئرمین! فلسطین میں جو ظلم عورتوں اور بچوں پر ہو رہا ہے، اس کی بھی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ہمارے دل فلسطینی بھائیوں کے لیے دھڑکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: فلسطین کے معاملے پر ہم Monday کو discuss کریں گے۔ معزز سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، جناب چیئرمین! سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے نگران وزراء کو welcome کیا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ وہ requisitioned Session میں آنے کی بجائے حکومت کے بلائے گئے اجلاس میں آتے کیونکہ تقریباً تین مہینے گزر چکے ہیں اور حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ سینیٹ کا اجلاس بلائے۔

(اس موقع پر اپوزیشن ارکان کی طرف سے ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر میاں رضا ربانی: حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ سینیٹ کا اجلاس بلائے جبکہ ہمارے سامنے ملک کے اندر اور ملک کے باہر نہایت سنگین حالات آئے۔ جناب چیئرمین! جہاں تک رانا مقبول صاحب کا تعلق ہے، ان کے ساتھ خاص طور پر پیپلز پارٹی has had mixed relationship لیکن میں اس وقت تلخیوں میں نہیں جاؤں گا، صرف اتنا کہوں گا کہ جتنا period ان کے ساتھ یہاں سینیٹ میں گزرا، وہ نہایت اچھا period تھا اور ہمیں ان سے سیکھنے کو ملا۔ جس طریقے سے وہ Standing Committee meetings کو چلایا کرتے تھے اور جس طریقے سے وہ دیگر لوگوں اور bureaucracy کو accountable ٹھہراتے تھے، وہ بھی یقیناً ایک قابل ستائش چیز تھی۔

Mr. Chairman! I have had the privilege of having served in the same Senate as Senator S.M. Zafar. Apart from the fact that in the legal profession, he was a luminary, and we all in that profession looked up to him. Even in the Senate, I found him to be a person aboveboard; a person who believed in across the board accountability; and a person who look at national issues, above party lines.

میں یہ بات کہتے ہوئے بڑا فخر محسوس کرتا ہوں کہ جب وہ سینیٹ میں تھے تو ہم نے ان سے بہت سیکھا۔ سینیٹ اور وکالت کے علاوہ ظفر صاحب کی اپنی ایک personality, literature اور علم، اور to propagate the human rights کے حوالے سے بھی تھی۔ انہوں نے ہمیشہ پاکستان کے اندر rule of law, آئین اور قانون کی بالادستی کی بات کی۔ I am sure that Zafar Sahib would bear my out on these points. Contrary to, I am sure that he must have been a pained man during his last days of life جب انہوں نے یہ دیکھا کہ پاکستان میں آئین پامال ہو رہا ہے، پاکستان میں rule of law ختم ہو رہا ہے اور پاکستان میں 90 دنوں کے اندر General Elections کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان تاریخ دینے سے قاصر ہے۔ آج گو کہ یہ موقع نہیں ہے لیکن یہ موقع بڑے عرصے بعد آیا ہے لہٰذا میں آپ کے توسط سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان سے یہ demand کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پر الیکشن کی تاریخ دے تاکہ یہ غیر یقینی حالات ختم ہوں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! پیر کے دن اس پر بات کریں گے۔ جی سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی۔

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر رانا مقبول احمد کی زندگی and the way he was working کے متعلق دیگر سینیٹر صاحبان بات کریں گے لیکن میں ان کے حوالے سے ایک بہت ہی اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ ساڑھے پانچ سال پہلے جب ہمارا term as a Senator start ہوا تو میرے شوہر بیمار تھے اور وہ wheel chair پر تھے۔ سینیٹر فدا محمد اس بات کے گواہ ہیں۔ میں پھرتی رہی کہ پارلیمنٹ لاجز میں مجھے ground floor پر کوئی جگہ دیں کیونکہ اپنے شوہر کو wheel chair پر لانا اور لے جانا میرے لیے بہت مشکل تھا۔ بدقسمتی سے میرے بچے بھی نہیں تھے اور صرف میں اور میرے servants تھے۔ میں تین مہینے رلتی رہی لیکن مجھے کسی نے ground floor پر جگہ نہیں دی except سینیٹر رانا مقبول احمد کے جنہوں نے مجھے جگہ دی۔ ان کی اپنی صحت اچھی نہیں تھی پھر بھی انہوں نے اپنا فلیٹ خالی کیا اور خود third floor پر شفٹ ہو گئے۔ میرے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت

الفردوس میں جگہ دیں کیونکہ اس وقت مجھ پر بہت سخت حالات تھے۔ سب بیٹھے ہیں۔ میں نے سب سے گزارش کی تھی لیکن کسی نے مجھے ground floor پر جگہ نہیں دی۔ سینیٹر فدا محمد میری مدد کر رہے تھے and he was trying his best but he could not do it. باقی کشمیر کے حوالے سے میں پیر کے دن بات کروں گی، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر رانا مقبول احمد ایوان میں ہمارے ساتھ ہی بیٹھا کرتے تھے۔ ان سے گفتگو ایوان اور لابی میں ہوتی تھی۔ وہ اکثر و بیشتر رابطے میں بھی رہتے تھے۔ میں نے رانا صاحب کو سینیٹ کے کام، لوگوں کی مدد اور اپنے رفقاء کے مسائل حل کروانے کے حوالے سے جتنا سرگرم، متحرک اور پرجوش دیکھا، اتنا شاید ہی ہمارا کوئی دوسرا ساتھی ہو۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ نئے آنے والوں کی بہت حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ جب بھی وہ میری کوئی statement or column پڑھتے تو سب سے پہلے میرے فون پر ان کا پیغام آتا تھا۔ رانا صاحب میری کمیٹی کے بھی رکن تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا متحرک اور فعال وہ تھے، شاید اتنا کوئی اور ممبر نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی کمیٹی میں بھی بہت contribute کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں اور انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں۔

جناب! جہاں تک ایس ایم ظفر صاحب کا تعلق ہے، وہ ایک تاریخ اور دبستان تھے۔ ہماری کم و بیش 70 سال پر محیط جو تاریخ ہے، وہ نہ صرف اس کے گواہ تھے بلکہ ایک کردار بھی تھے۔ ابھی جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا کہ جمہوریت، انسانی حقوق اور آئین کی بالادستی کے لئے ان کا بڑا یادگار کردار رہا ہے۔ اس ایوان کے بھی وہ ایک بڑے معزز رکن رہے۔ اس کے علاوہ علم و ادب کے حوالے سے بھی ان کا ایک اہم مقام ہے۔ ایک قانون دان کے حوالے سے ان کا ایک بہت بلند مرتبہ ہے۔ ان کی کتابیں نہ صرف قانون کے طلبا بلکہ ہم جیسوں کی بھی بڑی رہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جوار رحمت میں جگہ دیں۔ اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں ایک جملہ کہنا چاہتا ہوں۔ رضا ربانی صاحب نے اس طرف اشارہ کیا کہ حکومت نے اس عرصے میں سینیٹ کا کوئی اجلاس طلب نہیں کیا۔ آج کچھ وزراء یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ ایک اچھی بات ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر پیر کے دن

فلسطین کے مسئلے پر بات ہونی ہے تو یہ جو وزراء یہاں بیٹھے ہیں، یہ جناب وزیر اعظم تک یہ پیغام پہنچائیں کہ وہ بھی آئیں اور یک جہتی کے اظہار میں شامل ہوں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر حاجی ہدایت اللہ۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ ابھی جو میں نے قرآنی آیات پڑھیں، میں ان کا ترجمہ بھی پڑھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آیات میں یہ فرماتے ہیں کہ: ہم آپ کو بے شک کچھ ایسے حالات میں آزماتے ہیں جو آپ کو بہت عزیز ہیں جن میں سب سے پہلے خوف، بھوک اور پھر آپ کے اموال اور جانوں میں کمی کرتے ہیں یعنی آپ سے آپ کے چند پیارے لے لیتے ہیں، آپ کے پھلوں میں کمی کرتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کو یہ خوش خبری سنا دیں کہ اگر ان حالات میں انہوں نے صبر کیا اور یہ کہا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور یہ انہوں نے ہم سے لے لیا۔ میری دعا ہے کہ ان قرآنی آیات کا ثواب اللہ تعالیٰ مرحوم سینیٹر رانا مقبول احمد تک پہنچائیں۔ وہ ہمارے بہت اچھے دوست اور ساتھی تھے۔ یہاں ہم اکثر ایک ہی جگہ پر بیٹھتے تھے۔ وہ ہر کام میں پیش پیش ہوتے تھے۔ ہمارے پشاور میں ایک دوست تھے، وہ چونکہ پولیس میں بھی رہ چکے تھے بطور آئی جی، کوئی کام ہوتا تو میں ان کو بتاتا تھا، تو وہ کہتے کہ میں آپ کا کام کرادوں گا تو واقعی وہ ایسے ہی کرتے تھے، میں ان کو بتاتا تو وہ اس بندے کو فون کرتے تو کام ہو جاتا تھا۔ اس طرح ان میں پارلیمینٹرین کی حیثیت اور ایک دوست کی حیثیت سے بہت زیادہ خوبیاں تھیں۔ پھر اللہ نے ہمیں توفیق دی اور ہم ان کی جنازے میں شریک ہوگئے تو ہم اللہ کا بہت شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بہت اچھے دوست تھے اور ہم ان کے جنازے میں پہنچ گئے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ہم یہی دعا کر سکتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر منظور صاحب۔

Senator Manzoor Ahmed Kakar

سینیٹر منظور احمد کاکڑ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ تمام سینیٹر صاحبان نے یہاں پر گفتگو کی، میں caretaker ministers کو welcome کرتا ہوں۔ رانا مقبول صاحب ایک بہت بڑی

شخصیت تھے۔ سینیٹ کے حوالے سے ان کی بڑی خدمات ہیں۔ وہ ایک شفقت کرنے والے اور پیار کرنے والے انسان تھے۔

میرے ساتھ بلوچستان میں ایک دو واقعات ہوئے تھے تو انہوں نے مجھے فون کیا جس سے پتا چلتا تھا کہ یہاں جتنے بھی ہمارے colleagues بیٹھے ہوئے ہیں وہ سب کے لئے اپنے دل میں پیار رکھتے تھے جیسے انہوں نے مجھے فون کیا، پوچھا، حال احوال دریافت کیا تو یہ چیز بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ ان میں ایک احساس، ایک محبت اور پیار تھا، ان کو اللہ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا اور یہاں دوستوں نے ان کے بارے میں تفصیلاً بات کی۔

یہاں ایس ایم ظفر صاحب جو ہمارے ساتھ سینیٹ کا حصہ رہے ہیں، ایک اچھے اور منجھے ہوئے قانون دان تھے، ان کا ادب سے تعلق تھا اور پاکستان کے حوالے سے، قانون کے حوالے سے اور سینیٹ کے حوالے سے ان کی بھی کافی خدمات رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس طرح ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں، ان کے شہداء اور جو عام سویلین لوگ جو شہید ہوئے اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ requisitioned اجلاس بلایا گیا ہے اور اس کو requisition کرنے میں، میں بھی دیگر سینیٹروں کے ساتھ شامل ہوں اور جو اس وقت غزہ کا issue ہے اس پر یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ وہاں ایک genocide جاری ہے، ایک massacre جاری ہے اور اس پر ہم ان شاء اللہ جو اگلے ہفتے سوموار کو اجلاس ہوگا اس میں تفصیل سے بات کریں گے اور جو پاکستانی قوم کا درد ہے وہ ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

جناب چیئرمین! آج 27 اکتوبر ہے، میں دو جملے اس بارے میں بھی کہہ دوں کہ ابھی جب ہم آ رہے تھے تو ہم نے بینر دیکھے، آج یوم سیاہ منایا جا رہا ہے۔ 27 اکتوبر کو انڈین فورسز نے کشمیر لے لیا تھا، occupation اور illegal annexation کشمیر کی، فلسطین کی طرح کشمیری بھی

گزشتہ پچھتّر، اسی سال سے ریاستی دہشت گردی کا مقابلہ کر رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بھی ہیں اور اس حوالے سے میں ایک قرارداد کی تجویز بھی دے چکا ہوں کہ ایوان اس دوران ایک قرارداد بھی لے آئے۔

رانا مقبول صاحب کے ساتھ میں نے تقریباً پانچ سال کام کیا، وہ ہماری قائمہ کمیٹی کے چیئرمین تھے اور وہ ایک democratic انسان تھے، ایک accommodative nature کے انسان تھے، سب کو ساتھ لے کر چلتے تھے اور قوانین اور legislation پر ان کی گہری نظر ہوتی تھی۔

جناب چیئرمین! شاید بہت کم لوگوں کو یہ علم ہو کہ وہ علامہ اقبال کے مرید تھے اور کلام اقبال کے اردو اور فارسی کا بہت بڑا حصہ ان کو حفظ تھا، ان کو یاد تھا۔ بالخصوص اقبال کے کلام کا وہ حصہ جو عشق رسول کے حوالے سے ہے، اس کا جب وہ ذکر کرتے تھے، پڑھتے تھے تو ان پر ایک رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ میں نے ان کو ایک اچھا انسان، ایک democratic انسان، سب کا بھلا سوچنے والے، سب کو ساتھ لے کر چلنے والے انسان کے طور پر دیکھا ہے۔

میں رانا بلال اور رانا طلال صاحب جو ان کے بیٹے ہیں اور اس وقت یہاں تشریف فرما ہیں، ان کے ساتھ بھی تعزیت کرتا ہوں اور ان کے خاندان کے ساتھ بھی تعزیت کرتا ہوں۔ ہم ان کی مغفرت اور جنت کے لئے دعا گو ہیں۔

اسی طرح ایس ایم ظفر ایک سینئر سیاستدان تھے، پارلیمینٹیرین تھے، ایک نامور وکیل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک غیر معمولی دانشور تھے۔ خصوصاً ان کی کتاب اسلام، پاکستان اور عوام ایک بڑی اجتہادی فکر کے ساتھ لکھی گئی ہے اور میری پسندیدہ کتب میں سے ایس ایم ظفر صاحب کی ایک یہ کتاب بھی ہے۔

انہوں نے پاکستان میں ایک وکیل کی حیثیت سے، پارلیمینٹیرین کی حیثیت سے، سیاستدان کی حیثیت سے، rule of law, democracy and fundamental rights کے لیے کوششیں کیں۔ ہم ان کے لئے بھی دعا گو ہیں، ان کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں، ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور غزہ کے شہداء کے لئے بھی دعا گو ہیں اور ان شاء اللہ جیت فلسطین کی ہو گی، حماس کی ہو گی اور کشمیریوں کی ہو گی۔

جناب چیئرمین: اس پر ان شاء اللہ سوموار کو بات ہو گی۔ معزز سینیٹر نثار کھوڑو صاحب۔

Senator Nisar Ahmed Khuhro

سینیٹر نثار احمد کھوڑو: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ رانا مقبول صاحب سے سینیٹ کے اجلاسوں میں جو ملاقات ہوئی وہ یقیناً یادگار رہے گی اور میں نے ان کو ایک اچھا انسان ہی پایا۔ میں اگر سندھ کی بات کرتا ہوں تو جب وہ سندھ میں تھے، اس وقت کی کچھ تلخ یادیں ہیں جو شاید ذہن سے نکل نہیں پائیں گی لیکن اللہ ان کی مغفرت کرے۔ یہاں سینیٹ میں ان کا موقف قابل تعریف تھا۔ اللہ ان کو جنت میں جگہ نصیب کرے۔

ایس ایم ظفر کے ساتھ کبھی ملاقات نہیں ہوئی، نہ ان کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا لیکن ان کے بارے میں بہت پڑھا اور سنا ہے۔ وہ ایک اعلیٰ وکیل تھے، یہاں پاکستان میں کم از کم 1973 کے بعد سیاسی، پارلیمانی جمہوری نظام ایک دائمی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ان کا وہ زمانہ جو کچھ غیر جمہوری حکومتوں کے ساتھ رہا، اس پر میرے ذہن میں سوال ضرور اٹھے گا کہ ہم سیاست کو بچانے کے لئے اس تگ ودو میں شامل رہے ہیں۔ آج بھی میں اگر آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان سینیٹ، چونکہ قومی اسمبلی نہیں ہے، صوبائی اسمبلیاں نہیں ہیں، صرف ایک سینیٹ کا یہ ایوان ہے جس میں ہم بیٹھے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ سینیٹ کے چیئرمین نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا ہوگا کہ جس میں آئین معطل سمجھا جائے کیونکہ آج جس پاکستان میں، میں کھڑا ہوں وہاں آئین مجھے دکھائی نہیں دے رہا۔ وہ الیکشن جو آئین کے مطابق نوے دن میں ہونے چاہییں، ان کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ جب کوئی time schedule نہ دیا جائے، جب کوئی تاریخ نہ دی جائے تو یہ شبہات پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے جو پاکستان afford نہیں کر سکتا۔ سیاسی نظام میں اس طرح کی باتیں اگر ہوتی رہیں تو سوال ضرور اٹھے گا کہ کدھر گیا وہ آئین، کہیں ایک سال سے نگران حکومت، پانچ چھ مہینے کا سوچنے والی نگران حکومت، یہ سب سوالات پارلیمانی جمہوری نظام میں ہوتے نہیں ہیں لیکن آج کے حالات میں ہم یہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا کہ date announce کرنے میں قباحت کیا ہے؟ آرام سے حساب کتاب کیا جا سکتا ہے، مردم شماری نے کوئی اتنا بڑا گھمسان نہیں کیا، کوئی رزلٹ، کوئی نشستیں بڑھ نہیں رہی تھیں، کوئی کم نہیں ہو رہیں تھیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر بات کرلیں گے لیکن آج تو صرف تعزیت تک رہیں۔

سینیٹر نثاراحمد کھوڑو: میں wind-up کرتا ہوں لیکن کبھی کبھی تو موقع ملتا ہے۔ آپ کا دیدار کرنے میں بھی تین مہینے لگے ہیں۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے آپ فلسطین پر اجلاس کریں گے تو یہ ایک دن کا اجلاس نہیں ہوگا۔ ہماری اور تو کچھ نہیں ہے، ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لیے ایک دن سے زیادہ وقت درکار ہوگا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی جی ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اجلاس دو تین دن چلے گا۔

سینیٹر نثاراحمد کھوڑو: آپ جمہوریت پر بھی نظر رکھیں۔ اللہ فلسطینیوں کی مدد کرے گا، ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ سینیٹر زرقا سہروردی صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ آج ہم اپنے جن دو ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں، مجھے ایس۔ ایم ظفر صاحب اور رانا صاحب، ان دونوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ رانا صاحب، ابھی تک جو بھی یہاں بات ہو رہی ہے، میں share کرنا چاہوں گی کہ وہ تقریباً پونے تین سال کمیٹی کے چیئرمین رہے اور قائمہ کمیٹی برائے تعلیم کے ممبر رہے۔ بطور سینیٹر اور بطور سابق پولیس سربراہ، میں نے ان کو دو occasions پر، دو خواتین حد درجہ مشکلات میں تھیں، میں نے ان سے رابطہ کیا، ایک مرتبہ ایک خاتون کو جو لیاقت پور کے آگے کسی گاؤں میں تھیں، جن کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا تھا، میں نے انہیں فون کیا تھا، میں نے کئی لوگوں سے بات کی لیکن کوئی response نہیں ملا۔ میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ OK, I will get back to you. جب انہوں نے کہا کہ I will get back to you تو usually یہ ٹالنے والی بات ہوتی ہے لیکن within a couple of hours he talked to me again, got more information and then within three to four days, he rescued that woman جس کو کمروں میں بند کرکے مستقل ظلم و تشدد کیا گیا تھا، اس حد تک کہ اس کی ایک آنکھ بھی چلی گئی تھی۔

اسی طرح ایک اور خاتون کو اس کی فیملی نے پھانسی دے دی تھی، again I thought of Rana Sahib and Rana Sahib was there, and all the time. جناب! یہ جو ہم بات کر رہے ہیں، کل تک یہاں وہ ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور اس ایوان میں کھڑے تھے۔ ہم سب کے لیے we are all in departure lounge, کب کس کی call آتی ہے we don't know, so today is our time to do something. Something for our nation, something for our people. I would like to remind you کہ petitioner کے petition کا معاملہ ہم نے کتنی مرتبہ اٹھایا، ہم نے کتنی مرتبہ issues اٹھائے، کتنی مرتبہ کمیٹیوں نے اس پر اپنی findings دیں لیکن اس پر کچھ نہیں ہوا۔

جناب! کتنے Leaders of the House اور کتنے Leaders of the Opposition بدل گئے، so the only message is, یہ سب بے ثباتی کی دنیا ہے، we don't know the next moment what happens. It is our time to contribute; it is our time to give back to our people who have sent us here. Thank you so much.

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) ہمارے دو سینئر پارلیمنٹیرین جناب رانا مقبول صاحب اور جناب ایس۔ ایم ظفر صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ہم سب نے جانا ہے کیونکہ موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس سے فرار ممکن نہیں ہے اور ہر متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور کل ہم ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، قبر کی تکالیف سے ان کو محفوظ فرمائے اور ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔۔۔

جناب چیئرمین: آمین۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: دیکھیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے جب اس دنیا میں بھیجا تو مقصد بھی بتا دیا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں دو چیزیں ملتی ہیں، ایک یہ کہ (عربی) کہ کائنات میں میرے تمام امور کو انسان ہی سرانجام دے گا، میرا نائب

اور خلیفہ ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ (عربی) جن اور انسان کو میں نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ تو زندگی گزارنے کا طریقہ اور دنیا میں آنے کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ نے انسان کو بتادیا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رسول اسی مقصد کے لیے اللہ نے بھیجے تاکہ انسان کو سمجھائیں، بتائیں کہ میری تخلیق کا بنیادی مقصد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کا بنیادی مقصد سمجھیں اور اسی کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں اور یہی ایک ذریعہ ہے اللہ کو راضی کرنے کا، اللہ کے حبیب ﷺ کی سنت کو ادا کرنے اور اس طریقے پر عمل کرنے کا۔ اللہ ان سب کو غریق رحمت فرمائے۔

جناب چیئرمین: آمین۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! ایک منٹ اور لوں گا۔ آج 27 اکتوبر ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر تمام ساتھیوں سے بات ہوئی تھی، آج آپ Business Advisory کی میٹنگ میں آئے نہیں۔ بات ہوئی، اس لیے فیصلہ کیا کہ اس پر ہم آخر میں قرارداد لے آئیں گے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: وہ ٹھیک ہے، ویسے آج 27 اکتوبر ہے۔ یہ بھی بہت بڑا سانحہ تھا جو پاکستانیوں پر گزر گیا، کشمیریوں پر گزر گیا۔ مقبوضہ کشمیر کے status کو ختم کیا گیا۔ ہم بیٹھ کر یہاں ایک آدھ قرارداد منظور کرتے ہیں، اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔ جہاں تک فلسطین کی بات ہے، اس میں آپ نے طے کیا ہے کہ آگے چل کر ہم اگلے اجلاس میں اس پر بات کریں گے۔ جیسے آپ کا حکم ہو۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بولوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آج صرف تعزیت کر رہے ہیں۔ بعد میں کشمیر پر قرارداد ضرور pass کریں گے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: کشمیر پر بھی کریں گے اور فلسطین۔۔۔۔

جناب چیئرمین: فلسطین پر تو بالکل تین دن بحث ہوگی۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جی ہاں، کیونکہ بہت تاخیر ہوئی ہے، میرے خیال میں چوبیس، پچیس دن ہورہے ہیں۔ اس پر فوری طور پر ہونا چاہے، اگر اجلاس تاخیر سے ہورہاہے، وہ بھی ہمارے بلانے پر ہورہاہے۔ بہر حال اللہ آپ کو سلامت رکھے۔

جناب چیئرمین: آمین۔ معزز سینیٹر ولید اقبال۔

Senator Walid Iqbal

سینیٹر ولید اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سینیٹر رانامقبول احمد صاحب، سابق آئی جی پولیس، جب 12 ستمبر کو ان کی وفات کی خبر آئی تو اس وقت سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق، جس کی میں صدارت کرتا ہوں، کی میٹنگ جاری تھی، سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ نے خبر دی کہ ہمارے ایک ساتھی وفات پاگئے ہیں۔ چونکہ کمیٹیاں اس ایوان ہی کی ایک extension ہیں، جس روایت کو آج follow کیاجارہاہے، اسی طرح فی الفور وہ میٹنگ ختم کردی گئی، اس کی تمام کارروائی روک دی گئی اور رانا صاحب کے لیے دعاکے بعد ہم منتشر ہوگئے۔ میں ان کے بارے میں بہت تفصیل سے بات کروں گا لیکن ایس۔ ایم ظفر صاحب، یہاں بتایا گیا کہ وہ سینیٹر بھی رہے، وزیر قانون بھی رہے، پاکستان کے top lawyer بھی تھے۔ وہ مصنف اور دانشور بھی تھے۔ میرے لیے وہ ایک family member کی طرح تھے۔ میرے والد کے بڑے قریبی دوست تھے، چند سال کا ان میں فرق تھا، میرے والد ان سے تین چار سال بڑے تھے۔ ان کا پیشہ بھی ایک ہی تھا۔ صرف یہ کہ ایس۔ ایم ظفر صاحب مسلسل وکیل رہے اور میرے والد جج بن گئے۔ میری والدہ جن کا تعلق اسی پیشے سے ہے، انہوں نے بھی ایس۔ ایم ظفر صاحب کے چیمبر سے اپنی وکالت شروع کی اوران کی شاگرد بنیں۔ ایس۔ایم ظفر صاحب کے لیے بہت بڑا اعزاز تھاکہ پاکستان بھر کے عظیم ترین وکلا اور ججز ان کے چیمبر سے ٹریننگ لے کر نکلے۔ میں ان کے حوالے سے، جس طرح سینیٹر مشتاق نے کہا کہ وہ بڑے عظیم دانشور بھی تھے، میری پسندیدہ کتابوں میں سے ایک ان کی تصدیق کردہ ایک کتاب ہے جس کا عنوان "میرے مشہور مقدمے" ہے، میں اپنے تمام ساتھیوں کو وہ کتاب recommend کروں گا اور اس میں تھوڑی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے صرف اتنا بتاؤں گا کہ اس میں انہوں نے اپنے ہر مشہور مقدمے پر ایک chapter دیا ہوا ہے، شاید بیس سے پچیس chapter ہیں، اس میں بیس سے پچیس مقدموں کا ذکر آتا ہے اور ہر مقدمے میں جس شخصیت کا

مقدمہ تھا، آپ کا عنوان اس شخصیت کا نام ہے۔ دلچسپی بڑھانے کے لیے میں چند نام لوں گا اور پھر میں رانا صاحب کی طرف آتا ہوں جن میں میڈم نور جہان، ملک غلام مصطفیٰ کھر، لیفٹیننٹ جنرل فضل حق، کمانڈر انچیف جنرل آغا محمد یحییٰ خان اور بیگم اقلیم اختر المعروف جنرل رانی، ان سب کے casesایس ایم ظفر صاحب نے اپنے careerمیں سنبھالے تھے وہ ان کے مشہور مقدموں میں شمار ہوتے ہیں۔ رانا مقبول صاحب، مجھے اس بات کا علم تھا جب میں سینیٹ میں آیا کہ رانا صاحب کا پورا career policeمیں ہی گزرا ہے اور پولیس آفیسر سے میں دوستی کرنے سے تھوڑا سا ہچکچاتا ہوں کیوں کہ پنجابی میں ان کے لیے کہا جاتا ہے کہ 'نا انہاں دی یاری چنگی اور نا انہاں دی دشمنی چنگی' لیکن جب وہ یہاں پر آئے وہ پولیس آفیسر نہیں تھے وہ ایک سینیٹر تھے اور میرے colleagueتھے اور اسی حوالے سے میری ان سے شناسائی ہوئی۔ یہ درست ہے جس طرح رضا ربانی صاحب نے ان کے بارے میں فرمایا کہ as a police officer ان کی پارٹی کے کچھ تحفظات ہیں، وہ ایک منفرد کیس ہے جس کا ذکر میں نے بھی پڑھا ہوا ہے لیکن اچھا ہوا انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا نہیں تو اس طرح سے اور بھی پنڈورا باکس کھل جاتے ہیں۔ میں رانا صاحب کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان کی اس طرح کی کوئی شہرت نہیں تھی کہ وہ کوئیencounter specialist ہیں جن کے ہاتھوں پر سینکڑوں لوگوں کا لہو پایا جاتا ہے، جس کے بارے میں بدقسمتی سے سندھ کا صوبہ زیادہ مشہوری رکھتا ہے۔ میرے ساتھ وہ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے تھے اور مجھے اس کی وجہ بھی بیان کرتے تھے، وہ کہتے تھے کہ وہ علامہ اقبال کے بڑے مداح ہیں اور مجھے ہر وقت ان کا کوئی نہ کوئی شعر اردو اور فارسی میں سناتے تھے، ان کا بڑا مطالعہ تھا۔ میں ان سے اکثر کہا کرتا تھا کہ بات سنیں، میری تو کوئی بھیachievements نہیں ہیں، مجھے آپ اتنا کیوں اٹھا رہے ہیں، مجھے ان کا جواب یاد ہے وہ یہ ہے یار میری بات سنو، اس ملک میں ہیروز کا اتنا فقدان ہے کہ کسی ہیرو کی اولاد بھی مل جائے تو ہم اس کو بھی ہیرو سمجھتے ہیں۔ میں آخری حصہ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ان کی کچھ باتیں ہیں جو informally کرتے ہیں، مجھے یہ بھی بتایا تھا، جب میں جیل بھرو تحریک میں لیہ جیل میں دس دن گزار کے آیا کہ انہوں نے 19 مہینے جنرل مشرف کے دور میں جیل میں گزارے تھے اور وہ دنیا بھر میں جو منفرد کیس تصور ہوتا ہے، ایک طیارے کی ہائی جیکنگ کا کہ جس کے ہائی جیکرز زمین پر تھے اور طیارہ ہوا میں تھا، اس کیس کے حوالے سے وہ 19 مہینوں تک جیل میں رہے، اس میں ان کی

conviction نہیں ہوئی، میں ابھی واضح کرنے کے لیے، کیوں کہ میں اپنے facts ہمیشہ درست رکھنا چاہتا ہوں، میں سینیٹ کا تھوڑا decorum disturb کرکے ان کے بیٹوں کے پاس اس وجہ سے گیا تھا، صرف یہ پوچھنے کے لیے کہ conviction تو نہیں ہوئی تھی؟ لیکن ان کی conviction نہیں ہوئی۔ اس سے مجھے یاد یہ بھی آتا ہے کہ 1999 میں یہی اکتوبر کا مہینہ ہوگا یا نومبر یا دسمبر کا مہینہ ہوگا، جنرل مشرف نے پریس کانفرنس کی یہ record کا حصہ ہے، ان سے بار بار ایک صحافی نے پوچھا کہ میاں نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں رانا صاحب بھی شامل تھے تو جنرل مشرف صاحب نے بڑا فخر یہ کہا، یہ ایک record کا حصہ ہے، انہوں نے کہا یہ وکیل لوگ اور قانون کا معاملہ ہے، بڑے فخر سے کہا، میں جب آیا، جہاں پر بھی، میں ہر مضمون میں پاس ہوا تھا صرف قانون کے مضمون میں فیل ہوا تھا۔ رانا صاحب بڑے جمہوریت پسند آدمی تھے، میری جتنی حد تک ان سے شناسائی ہوئی، قانون کی حکمرانی اور آئین کی بالادستی میں یقین رکھنے والی شخصیت تھے بلکہ اگر وہ چار سے پانچ دن قبل زندہ ہوتے، اپنے لیڈر کو اتنے بڑے جلسے میں دیکھ کر خوش ہوتے، ان کو یاددہانی بھی کرواتے کہ میاں صاحب! آپ نے ووٹ کو عزت دو کی بات کی ہے لیکن آپ نے جلسے میں ووٹ اور الیکشن کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں بولا۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر ولید اقبال: جناب والا! آخر میں جو سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ اور سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ نے بھی بات کی، رانا صاحب خواتین کی بڑی عزت کرتے تھے، شاید یہ لوگ بھی اپنے لیڈر کو ترغیب دے دیتے کہ دوسری پارٹی کی خواتین کے بارے میں ایسی کوئی بات نہ کریں، الطاف حسین صاحب نے بھی بات کی اور پھر sorry کہا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، یہ سیاست اس وقت نہیں کریں گے۔

سینیٹر ولید اقبال: جناب والا! میں جواب شکوہ سے علامہ اقبال کا ایک شعر دونوں مرحومین کی نظر کرتا ہوں اور اجازت لیتا ہوں،

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب اُنھیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! Requisition session تھا جس کو تعزیت کے لیے تعزیتی اجلاس میں تبدیل کر دیا گیا۔ دو سینیٹرز جن میں ایک ہمارے استاد ظفر صاحب بھی ہیں، ان کے حوالے سے بات کرنی تھی لیکن اس تعزیت سے پہلے دو تین تعزیتیں اور بنتی ہیں ایک تعزیت دستور کی بنتی ہے، دستور کی تعزیت اس لیے کہ 9 اگست کو ایک House ختم ہو گیا اور 9 اگست کے بعد ماشاء اللہ سے اس ایوان کو بھی redundant رکھا گیا، یہ تعزیت دستور کے لیے میری طرف سے قبول کیجئے۔ ابھی ولید صاحب بیٹھے تھے انہوں نے کہا شاید مشرف صاحب قانون کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے، شاید ہم بھی دستور اور قانون کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں، اس پر قوم کو، آپ کو اور ہم سب کو تعزیت قبول کرنی چاہیے۔

دوسری تعزیت کیونکہ ہم کچھ کرنے کے قابل نہیں ہیں، ہم فلسطین کے لیے صرف تعزیت کر سکتے ہیں، ہم کوئی عملی قدم نہیں اٹھا سکتے، اس حد تک بھی عملی قدم نہیں اٹھا سکتے کہ ان کو دوائیاں بھیجتے، ان کو خوراک بھیجتے، ہم نے زبانی ہمدردی کے لیے صرف تعزیت کرنی ہے دعا کرنی ہے، دوسری تعزیت یہ بھی قبول کریں مگر یہ تعزیت نبی ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے۔ اگر دعا کرنے سے معاملات بدل جاتے تو نبی ﷺ بھی بیٹھ کر دعا کرتے اور جو دعا کرتے تھے وہ نبی ﷺ بھی نہ کرتے، اس طرح سے ہم نبی ﷺ کے طریقے کے خلاف جا رہے ہیں۔ جب نبی ﷺ کے طریقے کے خلاف جائیں گے تو پھر ہم فلسطین کے معاملے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

تیسری تعزیت چونکہ آج 27 تاریخ ہے، آج تیسری تعزیت کشمیر کے حوالے سے قبول کیجئے، وہاں بھی ہم صرف دعا کے لیے ہی ہیں اور جب دعا کریں گے تو وہی کچھ ہوگا جو فلسطین کے حوالے سے ہو رہا ہے، دونوں مسائل آپس میں بہن بھائی ہیں، فلسطین اور کشمیر کے مسئلے پر، دونوں پر ہم نے تعزیت ہی کرنی ہیں اور تعزیت سے خالی اور دعا سے خالی کچھ نہیں ہوا کرتا۔

جناب والا! دو سینیٹرز کی بات ہے، رانا مقبول صاحب، رانا مقبول صاحب سے میری کوئی صادق آشنائیں نہیں تھیں مگر جب سے ان کے ساتھ سینیٹ میں تعلق بنا تو ان کو ایک ہنستا مسکراتا انسان پایا، مہربان اور ہنستے ہوئے پایا۔ مجھے نہیں پتا تھا ان کا پولیس والا career پہلے زندگی کس

طرح سے گزری مگر یہاں پر انہوں نے ہمیشہ مہربانی کا سلوک کیا، پڑھ کر آتے تھے، محنت کرتے تھے، ہنستے رہتے تھے، ہمدردی رکھتے تھے، اگر کسی کا کوئی مسئلہ ہوتا تھا تو ان کو خود کال کرتے تھے، عمر میں چھوٹا یا بڑا ہونا، ان میں ایسا کوئی بھی احساس نہیں تھا، خود کال کیا کرتے تھے، خود بات کرنے کی، پہل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ یقیناً انسانوں میں اچھائیاں بھی ہوتی ہیں اور کچھ خرابیاں بھی ہوتی ہیں، اگر اس کی اچھائیاں ان خرابیوں سے بڑھ جائیں تو اس کو ایک کامیاب انسان کہا جاتا ہے، انہوں نے ایک کامیاب انسان کی طرح زندگی گزاری اور جب کوئی کامیاب انسان کی طرح زندگی گزار کر جائے اور اس کی خامیوں کو عام لوگوں میں زیادہ discuss نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس شہادت کو قبول کرتے ہیں اور اس شہادت کو اللہ پاک قبول کرتے ہوئے ان کی مغفرت فرمائیں اور ان کے لیے آسانیاں کر دیں۔

آخر میں بات کرتا ہوں ہم سب کے استاد کی، استاد وکلا کہوں گا، ظفر صاحب، ظفر صاحب کے بارے میں بھی بہت حوالے سے بات ہوئی، بہت سے حوالوں سے اختلاف ممکن ہے مگر اس اختلاف کے باوجود آپ جب ان کی شخصیت کے نزدیک جاتے ہیں تو ایک انتہائی نفیس انسان، انتہائی پڑھا لکھا انسان، ایسا انسان جس سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی، کسی کو دکھ نہیں پہنچتا، ایسا انسان جو شمع سے شمع جلاتا ہے، جس سے بہت ساری شمعیں جلیں، جس طرح ولید بھائی نے کہا اور وہ شمعیں اتنی طاقتور ہیں کہ ان میں سے بہت ساری آج بھی روشن ہیں اور اگر روشن نہیں رہی اللہ پاک کی مرضی سے وہ لوگ اس دنیا میں نہیں رہے تو اس سے مزید شمعیں جل گئیں اور وہ شمعیں پاکستان میں لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں۔ دونوں کے لیے میری مغفرت کی دعا ہے ان کے خاندانوں سے، علی ظفر صاحب تو بیٹھے ہیں بلکہ رانا صاحب کے بیٹے بھی بیٹھے ہیں، دونوں خاندانوں سے میری تعزیت مگر اس کے ساتھ ساتھ دستور کے لیے بھی تعزیت اور جو کچھ اس ملک میں دستور کے ساتھ ہو رہا ہے یہ واقعی ایسا عمل ہے جو کہ مشرف نے کہا تھا کہ میں دستور کے، قانون کے امتحان میں فیل ہو جاتا ہوں، اللہ کے فضل سے ہم بھی اس امتحان میں فیل ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ساجد میر صاحب۔

Senator Sajid Mir

سینیٹر ساجد میر: شکریہ، جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم رانا مقبول صاحب سے میری کوئی دوستی تو نہیں تھی مگر شناسائی اُس وقت سے تھی جب وہ لاہور پولیس میں بطور ڈی آئی جی تعینات تھے، اُس کے بعد میں اُن کے ساتھ رابطے میں رہا۔ سینیٹ آف پاکستان میں جب رانا مقبول صاحب بطور سینیٹر منتخب ہوئے اور انہوں نے اپنی پہلی تقریر کی تو مجھے کچھ حیرت ہوئی کہ رانا صاحب جو ایک پولیس سے تعلق رکھنے والی شخصیت ہیں اور جب میں نے اُن کی تقریر سُنی تو علم اور ادب کے ساتھ ایک گہرا تعلق اور واسطہ اُن کی تقریر میں دکھائی دیا۔ انہوں نے شعر و ادب کے حوالے سے اپنی بات مکمل کی اور اسی طرح اُن کی بعد کی تقاریر بھی بہت مفصل نہیں بلکہ مختصر ہوتی تھیں لیکن to the point اور اُن کی تقریر میں شعر و ادب کی چاشنی بھی شامل ہوتی تھی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور اُن کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی جزا بھی انہیں عطا فرمائیں۔ آمین۔

اسی طرح، جناب محترم ایس ایم ظفر صاحب کے ساتھ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب وہ سینیٹ آف پاکستان کا حصہ تھے تو ایس ایم ظفر صاحب میرے ساتھ والی کرسی پر تشریف فرما ہوتے تھے اور ہمارا آپس میں گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایک شفیق، ملنسار، پڑھے لکھے، روایات کے پابند اور روایات پر چلنے والی شخصیت تھے، ہماری اچھی روایات میں اخلاقی، معاشرتی اور سماجی، اُن پر ہر طرح کا لحاظ رکھنے والی ایک شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور انہیں درجات عالیہ سے نوازے، اسی کے ساتھ میں اپنی بات کو مکمل کرتا ہوں۔ آمین۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر فوزیہ ارشد۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر زرقا سہروردی تیمور بھی موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر نزہت صادق صاحبہ پلیز۔

Senator Nuzhat Sadiq

سینیٹر نزہت صادق: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔ آج ہم یہاں پر اپنے ایک سینئر ساتھی اور ایک بہت ہی اچھے دوست محترم رانا مقبول صاحب کی تعزیت کے حوالے سے بات کر رہے ہیں جو اس ایوان میں موجود ہوا کرتے تھے۔ رانا صاحب یہاں اس seat پر ہمیشہ موجود ہوتے تھے۔ He will be missed surely ایک بہت ہی upright انسان اور out of the way جا کر لوگوں کے کام آتے تھے۔ ہم سب کے کام آنے والی ایک شخصیت تھے۔

میں نے خود بھی دیکھا اور میرا ایک ذاتی مشاہدہ ہوا، جب ہمارے ہاں ایک ڈکیتی کا واقعہ ہوا۔ رانا مقبول صاحب ہمارے گھر خود تشریف لائے اور انہوں نے خود interest لیا، خود انہوں نے کیس کو pursue کیا اور توڑ تک پہنچایا کرتے تھے۔ he will be remembered for all that he did. میں سمجھتی ہوں ایسے دوست اور ایسے انسان، لوگوں کو جب بھی موقع ملے تو اُن سے سیکھیں مگر دوسروں کی مدد کرنا جو اپنا اولین فرض سمجھیں ایسے لوگ معاشرے میں بہت کم ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے آگے آسانیاں فرمائے، رانا بلال، رانا طلال اور دیگر تمام فیملی ممبران کو اللہ تعالیٰ صبر دیں، رانا صاحب کے لیے اگلی منازل آسان کریں اور جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا کریں۔

ایس ایم ظفر صاحب ایک بہت بڑا نام اور ایک بہت بڑی شخصیت تھے۔ پاکستان کے لیے اُن کی بہت کاوشیں اور کوششیں، جمہوریت کے لیے اور rule of law کے لیے i did not get a chance to meet him لیکن میں نے بہت سے لوگوں سے ایس ایم ظفر صاحب کا بہت ذکر سنا، میں اُن کے لیے بھی بہت دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ان کے لیے آسانیاں فرمائے اور فیملی کو صبر دے اور انہیں جنت الفردوس میں ایک بہترین مقام عطا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر دلاور خان صاحب۔

Senator Dilawar Khan

سینیٹر دلاور خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ بہت، شکریہ چیئرمین صاحب۔

اب نہیں لوٹ کر آنے والے
گھر کھلا چھوڑ کر جانے والے

جناب چیئرمین! رانا مقبول صاحب ہمارے ساتھی تھے اور جب بھی ہماری آپس میں ملاقات اور ملنا جلنا ہوتا تھا تو رانا مقبول صاحب بہت خوش اسلوبی کے ساتھ پیش آتے تھے۔

اسی طرح، سینیٹر ایس ایم ظفر صاحب کے ساتھ تو میری کوئی ملاقات نہیں ہے لیکن اُن کے فرزند ہمارے رفیق کار ہیں اور اُن کی تربیت کا ایک نمونہ ہمارے ساتھ ہے تو naturally اچھے اخلاق اور ایک اچھی شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت کریں اور یہ ایک حق کا راستہ ہے۔ نبی کریم ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور وہ اس دُنیا سے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ اپنی

نبی ﷺ کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا کہ آپ ﷺ کا وقت پورا ہو چکا ہے ایسا روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چاہیں تو میں آپ ﷺ کی زندگی میں اضافہ کر دیتا ہوں۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اُس کے بعد کیا ہو گا؟ جب میری زندگی میں اضافہ کیا گیا وقت ختم ہو جائے گا تو فرشتے نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہوں اور آپ ﷺ کے سوال کا جواب پوچھ کر دوبارہ حاضر ہوتا ہوں اور آپ ﷺ کو آگاہ کرتا ہوں۔ وہی موت کا فرشتہ جب اللہ کے حکم سے دوبارہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لاتا ہے تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی زندگی میں دوبارہ اضافہ کر دیں گے۔ ہمارے نبی ﷺ نے پوچھا کہ پھر کیا ہو گا؟ فرشتہ پھر اللہ کے پاس جاتا ہے اور اسی طرح تین مرتبہ ایسا ہوتا ہے اور یہی جواب دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں مزید اضافہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آخر میں اگر مرنا ہی ہے تو وقت مکمل ہو چکا ہے تو آپ میری روح قبض کر لیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کے درجات بلند فرمائیں۔ آمین۔

جناب چیئرمین: ہمارے پاس law کے ساٹھ طالب علم جو شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، شیر نگل اپر دیر سے تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ چار فیکلٹی ممبران بھی موجود ہیں جو میری دائیں جانب تشریف رکھتے ہیں۔ آپ سب کو ایوان میں خوش آمدید۔ سینیٹر شاہین خالد بٹ صاحب، پلیز۔

Senator Shaheen Khalid Butt

سینیٹر شاہین خالد بٹ: میں سینیٹر رانا مقبول صاحب کو جب پہلی مرتبہ ملا تو وہ بطور سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور میرا مختلف حوالوں سے مسلسل اُن سے رابطہ رہا۔ رانا صاحب پھر DIG Police اور بعد میں IG Police کے عہدوں پر فائز رہے تو میں اُن کے ساتھ رابطے میں رہا۔ رانا مقبول صاحب جب بطور سینیٹر اس ایوان کا حصہ بنے تو میں نے اُن کا ایک نیا چہرہ دیکھا، جیسا کہ سینیٹر ساجد میر صاحب نے کہا کہ جب میں نے انہیں یونیفارم میں دیکھا تو انہیں ایک مضبوط اور disciplined police officer کے طور پر دیکھا لیکن جب رانا مقبول سینیٹ کا حصہ بنے تو میں نے انہیں ایک وکیل، دانشور اور ایک social worker and a

fighter against the social evils کے روپ میں دیکھا۔ انہوں نے قائمہ کمیٹیوں کا انتخاب کیا تو مجھے یاد ہے کہ میں Narcotics and Education Committees کا ممبر تھا تو انہوں نے مجھے special request کی کہ آپ ان کمیٹیوں میں مجھے شامل ہونے دیں تاکہ میں ان کمیٹیوں میں اپنا بہتر کردار ادا کر سکوں۔ ایسا ہی ہوا، اس میں کوئی شک نہیں انہوں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

سینیٹر رانا مقبول صاحب سے میرا ایک تعلق یہ بھی تھا کہ جب بھی سینیٹ کا اجلاس شروع ہوتا تھا تو صبح کے وقت ہماری ملاقات موٹروے پر ہوتی تھی اور میں جب ان کی گاڑی گزرتے دیکھتا تھا تو مجھے اس بات کا یقین ہو جاتا تھا کہ میں بر وقت اجلاس میں شریک ہو جاؤں گا کیونکہ رانا مقبول صاحب میرے ساتھ ساتھ ہیں۔ رانا مقبول ایک بہترین اور خوشگوار شخصیت کے مالک تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں بڑے اور چھوٹے کا بہت لحاظ تھا اور ہر انسان کے ساتھ بہت احترام کے ساتھ پیش آتے اور بات چیت کرتے تھے۔ میں نے جب کبھی انہیں سینیٹ میں دیکھا تو میں اُن سے پوچھا کرتا تھا کہ مجھے نہیں لگتا کہ آپ نے اتنا عرصہ یونیفارم میں ایک commanding officer کے طور پر اپنی ذمہ داریاں سرانجام دی ہیں۔ اس ایوان میں آ کر آپ کا روپ ایک social activist کا ہو گیا ہے۔ ہم نے اور دیگر دوستوں نے رانا صاحب سے بہت کچھ سیکھا۔ میں نے دیکھا کہ اُن کی صحت کے بارے میں کسی کو کوئی تشویش نہیں تھی البتہ رانا مقبول صاحب کبھی کبھار اپنے وزن کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے رہتے تھے، لیکن اس کے باوجود اُن کی activities, excitements and enthusiasm ایوان میں حاضری کا اور ہر عمل میں شمولیت قابل دید تھی۔ آج اس ایوان میں رانا مقبول صاحب کی فیملی ، اُن کے صاحبزادے موجود ہیں اور میں اُن تمام کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی انہیں غریق رحمت کرے اور اُن کا اگلا سفر خوشگوار کرے۔

دوسرا، ایس ایم ظفر صاحب تو ایک استاد کی حیثیت رکھتے ہیں یقیناً اُن کی پاکستان کے لیے بھی بہت contribution رہی ہے اور جب بھی بطور وکیل اور judiciary کے حوالے سے جب بھی کوئی reference نظر آتا تھا تو اُس میں ایس ایم ظفر کا ایک کلیدی نام ہوتا تھا۔ ان کے لیے بھی ہم سب غمگین ہیں کہ وہ اس دنیا سے چلے گئے۔ ان کی Senate contributions

کے حوالے سے بہت بے مثال رہیں۔ ان کے صاحبزادے جو یہاں بیٹھے ہیں میں ان کے ساتھ افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ہم سب ان کے لیے دعا گو ہیں۔

میں اگلی بات کا ذکر کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن چونکہ آج 27 اکتوبر ہے اور پیر کو ان شاءاللہ 30th October ہوگی تو اس کا میں نام ضرور لینا چاہتا ہوں کہ فلسطین اور کشمیر کے حوالے سے ان شاءاللہ ہم پیر والے دن بات کریں گے۔ بہت شکریہ، چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ثنا جمالی۔

Senator Sana Jamali

سینیٹر ثنا جمالی: چیئرمین صاحب! سب سے پہلے آج میرے بھائی آئے ہوئے ہیں اور it's really hard, اللہ ان کو ہمت دے اور یہ کبھی نہ سمجھیں کہ یہ لوگ اکیلے ہیں۔ آج تو سینیٹ میں یہ condolence کے لیے آئے ہیں لیکن ان کے لئے ہم بہنوں کے دروازے کھلے ہیں۔ ان کے والد صاحب نہیں گئے بلکہ ہمارے گئے ہیں۔ جب بھی ہم اس seat سے گزرتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ back benchers کے لیے میں ہمیشہ بیٹھتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کے لیے نہیں بیٹھوں گا تو کس کے لیے بیٹھوں گا۔ پھر اس کے بعد اپنی Cabinet Committee میں he used to call us کہ بچے اگر میں آپ کو نہیں سکھاؤں گا تو کس کو سکھاؤں گا۔ آج ہم اپنے teacher سے محروم ہو گئے ہیں۔

دوسرا، ایس ایم ظفر صاحب کے بیٹے علی ظفر بیٹھے ہیں۔ When I started my career as a lawyer تو ہم Committees میں ان کو سننے آتے تھے۔ اعتزاز احسن صاحب ہوتے تھے، ایس ایم ظفر صاحب ہوتے تھے، بھنڈر صاحب ہوتے تھے، تو یہ ہمارے استاد تھے اور اسی لیے ہمارے ان سے اور تعلقات ہیں۔ تو words are less, اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ہمت دے گا۔ اس House میں ہم نے ایک bond and relationship develop کیا ہے۔ چیئرمین صاحب! اس میں آپ کی efforts بھی قابل تعریف ہیں کہ کبھی بھی کسی کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے یا فوتگی ہو تو you are the first one to reach اور اسی طرح ہم آگے بھی maintain کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ہمت اور حوصلہ دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی ایزدی۔

Senator Seemee Ezdi

سینیٹر سیمی ایزدی: شکریہ، چیئرمین صاحب! آج ہمارا رانا مقبول صاحب اور سید محمد ظفر صاحب کے لیے تعزیتی اجلاس ہے۔ ایس۔ایم ظفر ہمارے بہت بڑے قانون دان تھے۔ ان کا ہمارے ملک میں ایک بہت بڑا نام تھا۔ جتنا انہوں نے کام کیا اور جتنے لوگوں کو انہوں نے train کیا ہے وہ بہت قابل ستائش ہے۔ اس پر بھی ہمیں بہت فخر ہے کہ وہ Senate کے ممبر رہے ہیں اور آج ان کے بیٹے علی ظفر صاحب بھی سینیٹ کے ممبر ہیں، یعنی دونوں باپ بیٹا سینیٹ کے ممبر رہ چکے ہیں۔

رانا مقبول صاحب کا جہاں تک تعلق ہے، میں نے ان کو بہت شفیق انسان پایا۔ جب بھی مجھ سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ آپ کے والد کو میں جانتا تھا اور وہ میرے دوست تھے۔ اس لیے بہت شفقت سے ملتے تھے اور بہت دھڑلے والے آدمی تھے۔ ہر چیز پر stand لینے والے انسان تھے۔ میرا ایک بل ان کی کمیٹی میں گیا تو اس میں کچھ مسائل تھے۔ لیکن جس خوش اسلوبی سے انہوں نے ان مسائل کو حل کیا، اس پر میں آج بھی ان کی بہت شکر گزار ہوں۔ انہوں نے سینیٹ میں بہت اچھا نام کمایا اور ہر ایک کے ساتھ انتہائی شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ دھڑلے سے انہوں نے پولیس میں نام کمایا اور کام کیا۔ اللہ ان دونوں کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی مغفرت کرے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر کرشنا کماری۔

Senator Keshoo Bai

سینیٹر کیشو بائی: چیئرمین صاحب! رانا صاحب بہت ہی senior اور اس House کی ایک دبنگ آواز تھے۔ وہ عوام کی آواز تھے جو آج ہم میں نہیں ہیں۔ رانا صاحب بہت اچھے اچھے بل لے کر آئے جو آج قوانین کا حصہ ہیں اور وہ تاریخ میں ہمیشہ رہیں گے اور تاریخ ہمیشہ ان کو یاد کرتی رہے گی۔ وہ عوام کے مسائل ہمیشہ ایوان میں لے کر آتے تھے۔ وہ خاموش رہ جانے والے انسان نہیں تھے جو وہ ignore کریں یا یہ سوچیں کہ اس سے مجھے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ وہ جس issue کو لے کر چلتے تھے تو پھر وہ پیچھے ہٹنے والے انسان نہیں تھے۔ ہم junior لوگوں کو ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے جو کچھ ان سے سیکھا اس پر میں بھگت کبیر کا ایک شعر ان کے نام کرنا چاہوں گی۔

جب ہم پیدا ہوئے، جگ ہنسا ہم روئے

ایسی کرنی کر چلو، ہم ہنسے جگ روئے

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر دنیش کمار۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ، چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے میں رانا مقبول صاحب کے صاحبزادے اور ایس ایم ظفر صاحب کے صاحبزادے جو ہمارے درمیان یہاں موجود ہیں، ان سے میں اپنی طرف سے، تمام Senate of Pakistan کی طرف سے اور پاکستان کی اقلیتی برادری کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ایس ایم ظفر صاحب کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ پاکستان کا ایک اثاثہ تھے جو اب ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہے گی۔

اسی طرح سے رانا مقبول صاحب کے ساتھ میرا کام کرنے کا بہت وسیع تجربہ ہے۔ میں رانا مقبول صاحب کے ساتھ بہت close تھا۔ رانا صاحب کو اکثر میں ماموں کہتا تھا تو مجھ سے انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ اس پر میں انہیں کہتا تھا کہ آپ مجھے آشر واد دے رہے ہیں۔ میرا ان سے بہت بڑا رشتہ تھا اور ہمیشہ مجھے لگا کہ میرے بہت بڑے guardian کی حیثیت سے انہوں نے مجھے ہمیشہ پیار دیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب بھی یہاں تقاریر ہوتی تھیں تو ان کا لہجہ انتہائی شائستہ ہوتا تھا مگر جب کبھی کبھار میں نے انہیں غصے میں دیکھا تو میں ان سے کہتا تھا کہ رانا صاحب آج آپ میں راجپوتوں والا غصہ آگیا ہے اور آپ نے اچھا کیا ہے کہ ان کو ڈانٹا ہے۔ اس بات پر وہ بڑا خوش ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ دنیش! کبھی کبھار جو گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے اس کو ٹیڑھی انگلی سے نکالنا پڑتا ہے۔ وہ پاکستان کا بہت بڑا اثاثہ تھے اور جس انداز میں انہوں نے bureaucratic style میں اچھی زندگی گزاری اور یہاں جس انداز میں انہوں نے قانون سازی میں کام کیا، میرے لئے یہ باعث فخر ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ میرے پر ایک احسان ہے۔ یہاں پر علی نواز صاحب ان کے سیکریٹری بیٹھے ہیں، ہماری اقلیت کے حوالے سے جو jobs کا quota تھا اس حوالے سے انہوں نے Senate کی Cabinet Committee میں بہت سخت stand لیا اور تمام bureaucrats کو کہا کہ پاکستان کے جھنڈے میں سفید رنگ اقلیت کا ہے اور وہ ہمارا حصہ ہیں اور ان کو ہم نے حقوق دینے ہیں۔ اگر ملازمتوں میں اقلیتوں کے حقوق آپ چھین رہے ہیں تو سب سے پہلے رانا مقبول آپ کے

خلاف جائے گا۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ ہمیں پیار محبت دیا اور میں پروردگار سے یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ پروردگار انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ معزز سینیٹر سید وقار مہدی

Senator Syed Waqar Mehdi

سینیٹر سید وقار مہدی: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ آج کا اجلاس چونکہ تعزیتی اجلاس میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ہمارے سینیٹر رانا مقبول صاحب اور ایس ایم ظفر صاحب کی گزشتہ دنوں death ہوئی۔ جب سے میں سینیٹ میں آیا ہوں یعنی گزشتہ نو ماہ سے مجھے رانا مقبول صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کی زندگی کے دو پہلو ہیں، ایک bureaucratic اور دوسری ان کی political life ہے اور جیسا میرے سینیئر دوستوں نے بتایا کہ جب وہ آئی جی سندھ رہے اور ان سے پاکستان پیپلز پارٹی کی کچھ تلخ یادیں بھی وابستہ ہیں۔ رانا مقبول صاحب کے ساتھ as a member, Standing Committee on Cabinet Secretariat کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ ہمیشہ شفقت سے پیش آئے اور کمیٹی کے اندر میں نے محسوس کیا کہ چیزوں پر اور issues پر ان کی کافی grip تھی اور اگر agenda پر ministry کے لوگ تیاری کر کے نہیں آتے تھے تو وہ ان کی سرزنش بھی کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ چیزیں up to date رہیں اور انہوں نے کوشش بھی کی کہ جو Bills یا جو issues House کے ذریعہ Cabinet Secretariat کی کمیٹی میں آئیں، ان کو وہ بر وقت اور فوری طور پر اجلاس بلا کر پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا اور ان سے سیکھنے کا موقع ملا۔ مجھے ان کے انتقال کا دکھ اور افسوس ہے۔ ان کے خاندان کے احباب اور ان کے صاحبزادے اور پارٹی کے لوگ جو یہاں موجود ہیں، میں ان کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔

دوسرا بڑا نام S.M. Zafar Advocate صاحب کا ہے۔ وہ پاکستان کے مایہ ناز وکیل رہے اور اس Senate کے رکن بھی رہے۔ انہوں نے اپنی پوری contribution پاکستان کے آئین اور قانون کے حوالے سے کی۔ ان کے انتقال کا بھی بہت دکھ ہے۔ ان کے صاحبزادے علی ظفر صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: قابل احترام سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

Senator Fawzia Arshad

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے پہلی مرتبہ میرا نام پکارا تھا تو میں ایوان سے باہر تھی جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ ہم یہاں پر تعزیت کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور ہم سب اپنے honourable colleagues قابل احترام رانا مقبول احمد صاحب اور قابل احترام ایس ایم ظفر صاحب کی وفات کے حوالے سے تعزیت کر رہے ہیں۔ ہم ان دونوں کے بیٹوں سے تعزیت کرتے ہیں۔ میں ان کی تعزیت کے حوالے سے چند الفاظ کا اظہار کرنا چاہتی ہوں۔ مرحوم ایس ایم ظفر صاحب ہمارے بہت senior تھے، میں ان کو جانتی تو نہیں ہوں لیکن مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میرے خاوند نے اپنی ابتدائی وکالت ان کے ساتھ شروع کی۔ میرے خاوند ان کے بارے میں مجھے بتاتے رہتے تھے کہ ان کی قانون اور آئین کے حوالے سے کیا خدمات تھیں، میرے خاوند نے بھی ان سے بہت کچھ سیکھا۔ میری اس طرح ان سے indirectly پہچان ہے۔ یہ death untimely ہوتی ہے اور death جانے کے لیے ہی ہوتی ہے۔ یہ death سب کے لیے untimely ہی ہوتی ہے۔ میں نے سینیٹر علی ظفر صاحب سے پہلے بھی تعزیت کی اور اب بھی تعزیت کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ اپنے والد کے نقشے قدم پر چلیں۔

جناب! جہاں تک رانا مقبول صاحب کا تعلق ہے، میری ان سے انوکھی وابستگی رہی۔ ہم opposite parties کے ارکان تھے لیکن اس کے باوجود انہوں میرے ساتھ عزت اور شفقت سے واسطہ رکھا۔ مجھے شرف حاصل ہے کہ ہم دو کمیٹیوں میں اکٹھے تھے، ایک قائمہ کمیٹی برائے داخلہ تھی اور دوسری قائمہ کمیٹی برائے تعلیم تھی۔ ایک مرتبہ میرا ان کے ساتھ گوجرانوالہ کے سفر میں بھی وقت گزرا، انسان کا سفر میں پتا چلتا ہے کہ انسان کی شخصیت کس طرح کی ہے اور آپ کو بہت ساری باتوں کا بھی پتا چلتا ہے۔ میں Interior کے حوالے سے یہ کہوں گی کہ میں نے جس وقت ان سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ اس وقت PDM کی حکومت تھی، میرا جس پارٹی سے تعلق ہے تو ہم opposite party کے ارکان تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ بی بی! آپ پریشان نہ ہوں تو انہوں نے وہیں پر بیٹھ کر میرا مسئلہ حل کر دیا، it was something not expected

for me and I am really grateful to him. انہوں نے جس انداز، شائستگی اور دھیمے لہجے میں بات کی۔ میں ان سے بہت چھوٹی تھی لیکن وہ ہمیشہ کھڑے ہو جاتے تھے اور انہوں نے مجھ سے ہمیشہ ادب اور بہت عزت سے اپنا تعلق قائم کیا، میرے دل میں ان کے لیے ایک عزت اور ایک حد تک انسیت بھی پیدا ہو گئی تھی۔ میں ان کا بہت regard کرتی تھی۔ شاید آپ اور کسی اور نے دیکھا ہو گا کہ میں دوران اجلاس ان کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتی تھی اور میں ان سے جو کچھ مسئلہ ہوتا تھا، ان سے بیان کرتی تھی تو ہمیں بتاتے تھے۔

جناب! میں یہاں پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ لوگ دنیا میں آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن لوگ جب دنیا میں ہوتے ہیں تو ہم ان کو بھول جاتے ہیں۔ میں آپ سے اس موقع کی نسبت سے ایک request کروں گی کہ ہمارے قابل احترام سینیٹر چوہدری اعجاز صاحب بیمار ہیں، آپ ان کے علاج کے لیے بھی کچھ کریں اور ان کے production order کے لیے بھی کچھ کریں۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: قابل احترام سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ درود پاک پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۔ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ۔ (تلاوت) جناب! یہاں پر خوشیوں کے موقع پر بھی بات کرنے کا موقع ملتا ہے اور کوئی غمی ہوتی ہے تو اس پر بھی بولنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان کے لیے دنیا میں یہی دو چیزیں ہے، غمی ہے یا خوشی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اسلام نے جو طریقہ سکھایا ہے تو ہمارا خوشی کا بھی وہی طریقہ ہو اور غمی کا بھی وہی طریقہ ہو۔ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے دنیا کا کوئی آدمی انکار نہیں کر سکتا۔

جناب! ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ میں تم سے تین سوال کرتا ہوں اور تم تین دن میں جواب دینا، اگر جواب نہیں دیا تو گردن اڑا دوں گا، اس نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ کونسا سچ ہے جس کو سب مانتے ہیں، وہ کونسا جھوٹ ہے جو سب بولتے ہیں اور وہ کونسی چیز ہے جو

آدمی کو کتے کے ساتھ کھلاتی ہے، ان کا تین دن میں جواب دینا۔ وزیر ادھر ادھر گیا لیکن اس کو جواب نہیں مل رہا تھا تو وہ تیسرے دن کھیتوں میں چلا گیا اور اکیلا کھڑا تھا، ادھر جاتا ہے اور ادھر جاتا ہے۔ وہاں پر ایک کسان ہل چلا رہا تھا تو اس کا کھانا آیا جیسے دیہات کے لوگ ہوتے ہیں، اس کسان نے کہا کہ آپ آئیں اور میرے ساتھ کھانا کھائیں۔ وزیر کہتا ہے کہ شور نہ کرو، میں ایک بڑے مسئلے پر سوچ رہا ہوں، اس کسان نے کہا کہ تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ تو وزیر کہتا ہے کہ شور نہ کرو، میں وزیر ہوں۔ اس کسان نے کہا کہ ہمارے دیہات کا دستور ہے کہ آپ میرے قریب ہیں، آپ براہ مہربانی آئیں اور میرے ساتھ کھانا کھائیں، آپ کو کیا پریشانی ہے۔ وزیر نے کہا کہ تم جاہل آدمی ہو، تم چپ کرو تو کسان نے کہا کہ بتاؤ کیا بات ہے۔ وزیر نے کہا کہ وہ کونسی بات ہے کہ اس کو دنیا میں سب لوگ مانتے ہیں، اس کسان نے کہا کہ وہ موت ہے اور کیا ہے۔ خدا کے وجود کا منکر ہو، وہ پھر بھی مانتا ہے کہ موت ہے۔ وزیر نے کہا کہ وہ جھوٹ کونسا ہے جو سب بولتے ہیں۔ اس کسان نے کہا کہ سوائے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے باقی سب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اس کسان نے کہا کہ وہ یہی جھوٹ ہے کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے، میں مالک ہوں، یہ زمین میری ہے، یہ بنگلے میرے ہیں اور یہ چیزیں میری ہیں تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ کل اوروں کے تھے اور پھر کل اس کے ہاتھ سے بھی نکل جائیں گے، اس کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس وزیر نے کہا، اچھا ٹھیک ہے۔ وزیر نے کہا، وہ تیسری چیز کیا ہے جو آدمی کو کتے کے ساتھ کھلاتی ہے تو کسان نے کہا کہ نہیں، آؤ روٹی کھاؤ، میں نہیں بتاتا۔ وزیر اس کسان کے پاس چلا گیا اور ایک ساتھ روٹی کھا رہے ہیں تو وزیر کہتا ہے، بتاؤ، وہ کیا چیز ہے۔ روٹی ختم ہوئی تو وہ کسان اپنا ہل چلانے کے لیے چلا تو وہ وزیر اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے کہ بتاؤ کیا چیز ہے۔ اس وزیر نے کہا کہ یہ بتا دو تو میری جان چھوٹ جائے گی تو کسان نے کہا، اچھا، وہ میرا کتا ہے، میں نے بچا ہوا کھانا اس کے سامنے ڈال دیا ہے، وہ کتا جیسے زبان سے کھا رہا ہے، تم نے ہاتھ سے نہیں اٹھانا، تم اپنی زبان سے اس کھانے کو چاٹو پھر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس وزیر نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی آدمی دکھائی نہیں دیا تو اس وزیر نے سوچا کہ جان بچ جائے گی تو اس چاٹنے سے کیا ہو گا تو اس نے کتے کے ساتھ چاٹنا شروع کیا تو وہ کسان قریب آیا، اس نے ہاتھ سے پکڑا اور کہا کہ یہ لالچ ہی ہے جو آدمی کو کتے کے ساتھ کھلاتی ہے۔

جناب! میں نے عرض کیا کہ موت ایسی چیز ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے۔ چاہے مسلمان ہوں، چاہے جس بھی مذہب کے ہوں یا لامذہب، دہریے ہوں، وہ بھی موت کو مانتے ہیں۔ دنیا سے جانا ہے جیسے رانا مقبول صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے۔ ایس۔ ایم ظفر صاحب کا انتقال ہو گیا، ہم سب کو اسی طرح جانا ہے۔

جناب! میں نے دورہ حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا ہے جب ملتے تھے تو اپنے مدرسے اور پڑھنے کے تذکرے ہوتے تھے، میں کہتا تھا کہ ہمیں لاہور سے محبت ہے کیونکہ میں نے وہاں سے علم حاصل کیا ہے۔ وہ چلے گئے (تلاوت) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے لوگوں کی اچھی طرح یادگیری کرو۔ اب نام بھی بہت اچھے ہیں، مقبول احمد نام ہے، اللہ تعالیٰ مقبول کرے، مقبول احمد ہے، احمد کا مقبول ہے، اللہ تعالیٰ کا بھی مقبول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ایس۔ ایم ظفر صاحب ہیں، ظفر کامیاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی نصیب کرے۔ سب کو دنیا سے جانا ہے۔ میں نے جو آیت پڑھی ہے، اس میں یہ ہے کہ آدمی یہ دیکھے کہ مجھے جہاں کل آخرت میں جانا ہے، وہاں میرا balance کیا ہے (تلاوت) آگے کے لیے کیا بھیجا ہے۔ کوئی آدمی دنیا سے جاتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے جو دوست ہیں، اس کی اولاد اس کے دوستوں سے تعلق رکھے۔ حضرت عمر کا بیٹا حضرت عبداللہ بن عمر ایک مرتبہ جا رہے تھے اور راستے میں انہیں ایک دیہاتی آدمی ملا، اپنی سواری سے اترے، اپنی پگڑی اتار کے اس کے سر پر رکھی، جس سواری پر سوار تھے وہ بھی اسے دے دی، ساتھیوں نے کہا کہ یہ دیہاتی لوگ تھوڑی خیرات پر بھی راضی ہو جاتے ہیں، آپ نے اتنا کیوں کیا۔ آپ نے کہا کہ اس کا والد میرے والد عمر کا ساتھی تھا اور حضور پاک ﷺ کی نصیحت ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا تعلق رکھو۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر تین راتیں ایسی نہ گزریں کہ تم نے اپنا وصیت نامہ نہ لکھا ہو۔ حضور پاک ﷺ نے کیا فرمایا کہ تم پر تین راتیں ایسی نہ گزریں کہ تمہارا وصیت نامہ لکھا ہوا نہیں ہے، مثلاً میرے اوپر اتنا قرضہ ہے، میرا لوگوں پر اتنا قرضہ ہے، میری اتنی زمین ہے، اس میں سے فلاں کو اتنی زمین دینا، میرے ماموں کا لڑکا ہے جو غریب ہے۔ فرمایا تین راتیں تم پر ایسی نہ گزریں کہ تمہارا وصیت نامہ لکھا ہوا نہ ہو تو آدمی اپنے وصیت نامے کو بھی لکھے۔

باقی دنیا سے سب کو جانا ہے، وہ فارسی کا شعر ہے (فارسی)۔ یاد ہے جب تو پیدا ہوا تو تم رو رہے تھے اور سب ہنس رہے تھے، اب اس طرح سے زندگی گزارو کہ جب تم دنیا سے جاؤ تو لوگ روتے رہیں اور تم ہنستے ہوئے جاؤ، یعنی اپنی آخرت کو بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں سے مصیبتوں کو دور فرمائے۔ چھوٹا سا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس انسان کے کام آتا ہے۔ ایک محدث تھے اور حدیث لکھ رہے تھے، پہلے زمانے میں قلم ہوتے تھے جو سیاہی میں ڈبو کر لکھتے تھے۔ انہوں نے قلم کو سیاہی میں ڈبویا تو ان کے قلم پر ایک مکھی آ کر بیٹھ گئی، انہوں نے کہا کہ اس مکھی کو پیاس لگی ہے اس لیے انہوں نے قلم کو ویسے ہی پکڑ کر رکھا۔ مکھی سیر ہو کر چلی گئی، بعد میں کسی نے ان محدث کو اپنے خواب میں دیکھا کہ میاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ مت پوچھو، کہا کہ میں نے مکھی کو قلم سے پانی چوسنے دیا تو اللہ نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مکھی پر رحم آیا، میں ارحم الرحمین ہوں، میں تمھیں عذاب نہیں دیتا ہوں اور معاف کرتا ہوں۔ (سندھی) بھٹائی رحم اللہ فرماتے ہیں اللہ اپنا فضل کرے، ہم بھی اللہ سے ان دونوں کے لیے اور سب کے لیے یہی امید کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر خالدہ سکندر میندرو صاحبہ۔

Senator Khalida Sikandar Mandhro

سینیٹر خالدہ سکندر میندرو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ رانا مقبول احمد صاحب کو میں نے زیادہ تو نہیں دیکھا لیکن جب بھی دیکھا تو بہت ہی پرخلوص اور نیک انسان لگے۔ انسان وہی اچھا ہوتا ہے جو سب کی مدد کرنا چاہتا ہے، سب سے اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو وہ مجھے بہت ہی اچھے انسان لگے۔ جب ان کی وفات کا سنا تو مجھے واقعی میں بہت افسوس ہوا۔

ایس۔ایم۔ ظفر صاحب کو میں زیادہ تو نہیں جانتی مگر ان کا نام بہت سنا تھا۔ ان سے آتے جاتے یہاں پر یا سندھ میں سلام دعا ہو جاتی تھی، اب میرا دل چاہا کہ میں ان سب کے لیے دعا کروں کہ اللہ سبحان و تعالیٰ ان سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہی ہے، (عربی) اس لیے میں ہر وقت سب کے لیے بھی اور اپنے لیے بھی دعا کرتی ہوں کہ جب ہم سب کو پتا ہے کہ ہمیں بھی جانا ہے تو ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کریں۔ یہ جو معزز ہستیاں تھیں اللہ پاک ان کی families and friends کو صبر عطا

کرے۔ صبر کرنا بہت مشکل ہے، کہنا بہت آسان ہے لیکن دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے اور ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کر دے، آمین، ثم آمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عابدہ محمد عظیم صاحبہ۔

Senator Abida Muhammad Azeem

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: شکریہ جناب چیئرمین! میں بھی رانا مقبول صاحب کے لیے دعاگو ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کریں۔ وہ بہت ہی شفیق اور مہربان انسان تھے۔ ہم جب بھی تقریر کرتے تھے وہ ہمیں appreciate کرتے تھے۔ یہاں پر علی ظفر صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں ان سے بھی ان کے والد صاحب کی تعزیت کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ رانا مقبول صاحب کے بچے بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے بھی تعزیت کرتی ہوں، ان کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔

Senator Rana Mahmood ul Hassan

سینیٹر رانا محمود الحسن: اعوذ و باللہ من شیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رانا مقبول احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت کریں، اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کریں۔ وہ ہمارے لیے گھنی چھاؤں کی طرح تھے۔ میری ان سے پہلی ملاقات تب ہوئی جب میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ وہ ملتان میں بطور SSP آئے اور میری اپنے والد کے ہمراہ ان سے پہلی ملاقات ہوئی۔ پھر ملاقاتوں کا وہ سلسلہ سینیٹ تک چلتا رہا۔ ہمیشہ ان کی شفقت میرے ساتھ شامل حال رہی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ وہ بہت محبت اور پیار کرنے والے انسان تھے۔ آج ان کے دونوں صاحبزادے یہاں پر موجود ہیں۔ ہم ان سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جو بشری تقاضے تھے اگر ان سے کوئی کوتاہیاں ہوئی ہیں، اللہ پاک انہیں بھی معاف کرے، اللہ پاک ہمارے ماں باپ کو بھی اور ہمیں بھی معاف کرے۔ آمین۔ اسی طرح سے میں ایس۔ایم۔ ظفر صاحب کے لیے بھی دعاگو ہوں۔ علی ظفر صاحب ہمارے colleague ہیں، اللہ تعالیٰ ایس۔ایم۔ ظفر صاحب کو بھی غریق رحمت کرے۔

میں رانا مقبول صاحب کے بارے میں کہوں گا کہ ان کی بہت زیادہ مہربانیاں اور شفقت رہی ہے، میرے لیے تو وہ باپ کی طرح تھے اور میں ان کے لیے کہوں گا کہ:

میں نے روکا بھی نہیں اور وہ ٹھہرا بھی نہیں
جانے والوں کو بھلا کب روک سکا ہے کوئی

فلسطین کے جو حالات چل رہے ہیں اس بابت میں ایک واقعہ گوش گزار کرتا چلوں کہ بن گوریان اسرائیل کے وزیراعظم تھے۔ وہ جانے لگے تو ان کی بیٹی نے ان سے کہا کہ دیوار گریا پر آج ہماری سالانہ دعا ہے تو آپ کیوں جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا آج ہمارے بہت زیادہ حکومتی امور ہیں جو مجھے نمٹانے ہیں اس لیے مجھے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں اگر دعاؤں سے کوئی بات بنتی تو شاید اسرائیل کا نام و نشان بھی مٹ جاتا۔ وہ نواب زادہ صاحب نے کہا تھا:

کب اشک بہانے سے کٹی ہے شب ہجراں
کب کوئی بلا صرف دعاؤں سے ٹلی ہے
دو حق و صداقت کی شہادت سر مقتل
اٹھو کہ یہی وقت کا فرماں جلی ہے

ہمارے لیے تو یہ افسوس کا ہی مقام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً جو مقتدر حلقے ہیں وہ ان کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ سوچیں گے اور کریں گے۔ آپ سے اجازت چاہتے ہوئے یہی کہوں گا کہ:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میری دائیں جانب former Federal Minister مرتضیٰ جاوید عباسی صاحب تشریف رکھتے ہیں جنہیں ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ سینیٹر محمد اکرم صاحب۔

Senator Muhammad Akram

سینیٹر محمد اکرم: شکریہ، جناب چیئرمین! انسان ایک مختصر مدت کے لیے اس دنیا میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے لیکن جانے والوں کی یادیں، باتیں، ان کا عمل اور ان کا کردار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یاد آتا ہے۔ رانا مقبول احمد صاحب سے تو میری واقفیت سینیٹ میں ہی ہوئی۔ بحیثیت پولیس افسر میرا ان سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں رہا کیونکہ میرا تعلق بلوچستان سے ہے۔ مجھے ان کے ساتھ کابینہ کمیٹی میں کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ آتے تھے، اچھی تجاویز دیتے تھے، مسائل کے حل کو لے کر ان کی بہت positive رائے ہوتی تھی۔ میں نے بحیثیت junior ان سے بہت کچھ سیکھا

ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے، میں ان کے لیے دعا ہی کر سکتا ہوں اور اپنی جانب سے ان کی Party سے تعزیت کرتا ہوں، ان کے بچوں اور خاندان کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔ ایس۔ایم ظفر صاحب سے ویسے تو کوئی ملاقات نہیں ہوئی، ان کا نام سنا تھا کہ بہت بڑے وکیل تھے، نامور وکیل تھے۔ ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہاں مسائل ہی مسائل ہیں۔ ایک recently problem ہوا ہے PIA سے related ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ 25th and 27th کو meeting ہے کوئی flight نہیں تھی تربت سے کراچی اور پھر کراچی سے اسلام آباد کے لیے، ہم بہت مشکل سے by road آئے، کراچی سے پھر early flight لے لی اور پہنچ ہی گئے۔ فلسطین کا مسئلہ ہے یہاں دوسرے گھمبیر مسائل پر پھر بات ہو گی۔ میں مختصراً یہ کہتا ہوں کہ ہمارے مرحوم ساتھی اور سینیٹرز ہم میں نہیں رہے، اللہ تعالیٰ سے یہ ہی دعا ہے کہ ان کے بچوں کو صبر دے اور ان کو جنت میں جگہ دے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Senator Musadik Malik.

Senator Musadik Malik

سینیٹر مصدق ملک: میں رانا صاحب کے بچوں سے تعزیت کرنا چاہتا ہوں، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ رانا صاحب بہت شفیق آدمی تھے، ہمارے لیے تو بہترین رہنما بھی تھے کیونکہ انہوں نے زندگی کا ایک لمبا عرصہ گزارا تو اگر کوئی بھی complication آجاتی تھی تو ایک شفیق استاد کی طرح وہ ہمیں بٹھاتے تھے، سمجھاتے تھے اور ماشا اللہ انہوں نے یہاں پر اپنا بہت بہترین وقت گزارا ہے اور اس سے زیادہ جیسی انہوں نے زندگی گزاری ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے تاکہ وہ رہتی دنیا تک اور اس کے بعد ایک اعلیٰ مقام پائیں۔

ایس ایم ظفر صاحب کے متعلق، ان کی وکالت کے بارے میں یا ان کا جو اس حوالے سے مقام تھا اس پر تو کوئی تبصرہ نہیں کر پاؤں گا، میں وکیل نہیں ہوں نہ تو وکالت کے بارے میں جانتا ہوں اور نہ ہی قانون کو۔ اسی طرح سیاست پر بھی تبصرہ نہیں کر سکوں گا کیونکہ جب میں نے سیاست شروع کی تب ان کو سیاست چھوڑے ہوئے بہت عرصہ ہو چکا تھا۔ لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی زندگی کے دو بہت اہم پہلو تھے۔ ان کی شخصیت بہت گنوں سے بھری ہوئی تھی اور اس کو آپ کسی بھی نظریہ سے دیکھیں تو پوری نہیں پڑتی تھی، آپ ادب کے حوالے سے دیکھیں، آپ ثقافت کے

حوالے سے دیکھیں، آپ فلسفے کے حوالے سے دیکھیں، آپ موسیقی کے حوالے سے دیکھیں، آپ وضع داری کے حوالے سے دیکھیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں میرے دوست علی ظفر صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، عاصم ظفر صاحب میرے کالج کے زمانے کے دوست ہیں، روشانے ظفر صاحبہ۔ ان تمام لوگوں سے اگر آپ ملاقات کریں اور آپ اپنے آپ سے پوچھیں کہ یہ ایسے کیوں ہیں؟ ایک عرصہ ہو گیا ہے علی ظفر صاحب کو ہمارے ساتھ یہاں کام کرتے ہوئے کبھی کسی نے ان کی زبان سے تلخ بات سنی، کوئی گالی سنی، کوئی غصے کا اظہار کبھی کسی نے دیکھا۔

ان کی شخصیت کا پہلو جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ان کا پورا خاندان اسی طرح ہے، آپ کسی سے بھی مل لیں تو آپ کو یہ نظر آئے گا، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ ان کے والد محترم ایس ایم ظفر صاحب کی تربیت تھی۔ ان کے گھر کا ماحول، جو وضع داری ان کے گھر میں ہے، جو انہوں نے اپنے گھر میں culture رکھا ہوا تھا جس میں ہر بچے کو معلوم تھا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے، کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا۔ یہ ہی ان کی شخصیت کے وہ پہلو ہیں جو آپ کے سامنے نہ آئیں اگر آپ کا ان سے کوئی ذاتی تعلق نہ ہو۔ میں اس دن تعزیت کے لیے گیا عاصم اور علی ان کی والدہ جن کا بہت اہم کردار ہے اس خاص قسم کے culture کی تشکیل میں، میں سب سے افسوس کر رہا تھا تو علی اور میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے ایک گھڑی کے لیے سوچا کہ اگر ایس ایم ظفر صاحب کو نئے سرے سے زندگی گزارنی ہو تو وہ کیسے گزاریں گے اور ہم کافی دیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے اور کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی زندگی جس کو گزارنے کے بعد آپ کو کوئی بات ذہن میں نہ آئے کہ اس میں اور کیا اضافہ کیا جا سکتا ہے اس سے بہتر کیا زندگی ہو گی۔

میں ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں ان کی تحریک پر سب لوگ قائم رہیں، دونوں مرحومین کے لیے میرے ذہن میں آتا ہے۔۔۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

Mr. Chairman: Senator Syed Ali Zafar.

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! آپ نے اور تمام ساتھی سینیٹرز نے میرے والد ایس ایم ظفر صاحب کے لیے دعا کی اور بہت ہی خوبصورت اور مہربان الفاظ میں ان کو یاد کیا اور ان کے لیے اپنی

محبت کا اظہار کیا۔ میں تہہ دل سے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، آپ کی تعزیت میرے اور میرے خاندان کے لیے بہت معنی رکھتی ہے۔ ظفر صاحب ایک سچے انسان تھے، محب وطن تھے، عوام سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اسی طرح رانا صاحب ان کے بیٹے یہاں موجود ہیں، ایک بیٹا ان کا وکیل بھی ہے، سعودی عرب میں کام کرتے ہیں۔ رانا صاحب کو Senate join کرنے سے پہلے میں نہیں جانتا تھا، رانا صاحب کا ایک دن فون آیا، انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ ایک ملاقات کریں، میں نے ملاقات کی اور اس ملاقات میں drafting سے متعلق کچھ قوانین مجھے دکھائے۔ میں نے realize کیا کہ ان کو قانون میں بہت دلچسپی ہے specially Criminal Procedure Code and Pakistan Penal Code کو بہتر کرنے کے لیے انہوں نے بہت کام کیا ہوا تھا۔

اس کے بعد سے ہماری بہت ساری meetings ہوئیں ہر بار ملتے تھے تو میں ان کو کچھ drafting کے بارے میں بتاتا تھا، وہ مجھے مختلف قوانین میں جو problems and gaps تھے ان کے بارے میں ذکر کرتے تھے۔ ہماری بہت اچھی relationship develop ہو گئی، ایک خاص بات جو انہوں نے میرے سے کی، ان کی وفات سے تقریباً تین ہفتے پہلے انہوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں Institutional Reforms کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لیے آئینی ترمیم اور قانون میں جو گنجائش ہے۔ اس کی بہتری کے لیے میں آپ کی مدد چاہتا ہوں، آپ میرے ساتھ team work کریں اور یہ کام میں party line سے بالاتر ہو کر کرنا چاہتا ہوں۔ بہر حال کچھ قوانین انہوں نے مجھے دیے ہیں جن پر میں اکیلا کام کروں گا لیکن وہ سلسلہ ہم جاری نہیں رکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ رانا صاحب اور ایس ایم ظفر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے، آمین۔

Mr. Chairman: Senator Khalida Ateeb.

Senator Khalida Ateeb

سینیٹر خالدہ اطیب: ہمارے ساتھی رانا مقبول دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے حوالے سے پہلے بات کروں گی کیونکہ میں ان کی کمیٹی ممبر بھی تھی، Cabinet Secretariat میں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ وہ بہت عزت دیتے تھے، بہت کچھ سکھاتے تھے، بولنے کا موقع دیتے تھے اور اپنا جو opinion ہے۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں نماز جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی، خالدہ اطیب صاحبہ۔

سینیٹر خالدہ اطیب: جناب چیئرمین! میں رانا مقبول صاحب کے حوالے سے بات کر رہی تھی۔ Cabinet Secretariat کی جو meetings ہوتی تھیں اور رانا مقبول صاحب ان کو chair کرتے تھے۔ بطور اس کمیٹی کے ممبر کے، مجھے ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے میری بہت مدد کی اور بہت ساری چیزوں کے بارے میں مجھے بتایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اسی طرح ایس ایم ظفر صاحب کے ساتھ میرا کبھی کوئی تعلق تو نہیں رہا اور نہ ان سے ملاقات کا موقع ملا لیکن قانون کے حوالے جو ان کی خدمات ہیں وہ ہم سب کے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: آمین۔ جی قائد ایوان صاحب! اسے conclude کرکے پھر قرارداد پڑھ لیں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے ساتھیوں نے ہمارے ساتھی سینیٹر رانا مقبول صاحب کے حوالے سے اور پھر نہایت قابل احترام سابق سینیٹر ایس ایم ظفر صاحب کے حوالے سے بھی اپنے sentiments کا اظہار کیا۔ میں اس کو endorse کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ رانا مقبول صاحب ایک بڑے مخلص، اچھے دوست اور بااصول انسان تھے۔ انہوں نے اپنی professional life میں جو کہ civil service کی تھی as Police Officer ایک نیک نامی کمائی۔ پھر اس کے بعد وہ Special Secretary for Prosecution Punjab بھی رہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے ان کو موقع دیا تو 2018 میں ہماری پارٹی کی طرف سے ٹکٹ پر اس ہاؤس کے ممبر منتخب ہوئے۔ جیسا کہ دونوں اطراف کے ممبران نے اپنی تقاریر میں یہ ذکر کیا کہ انہوں نے ان کو بہت ہی شفیق، cooperative اور نہایت باصلاحیت دوست اور ساتھی پایا۔ وہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے کابینہ کے چیئرمین رہے ہیں۔ ان کی contribution اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت دیر تک یاد رکھی جائے گی اور سینیٹ کی تاریخ میں وہ رقم ہوگی۔ میرے ذاتی طور پر ان سے decades old

مراسم تھے۔ میرے بھائی ولید اقبال صاحب نے ایک چھوٹا سا negative episode کا ذکر کیا۔ وہ اپنی ڈیوٹی کو نبھاتے ہوئے 1999 کے coup کی نذر ہوئے۔ ایک dictator نے ان کو بھی arrest کیا۔ وہ 19 مہینے بغیر کسی غلطی اور جرم کے پابند سلاسل رہے لیکن باعزت بری ہوئے کیونکہ میرے انہی ساتھی نے ابھی کہا کہ یہ ایک unique hijacking تھی جس میں اس وقت کے وزیر اعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب اور ان کے ساتھی جو اس وقت زمین پر بیٹھے ہوئے تھے ان پر hijacking کا مقدمہ بنایا۔ یہ مناسب موقع نہیں کہ میں اس کی تفصیل میں جاؤں لیکن رانا صاحب like a rock, as a good Police Officer اس وقت تو وہ آئی جی سندھ تھے۔ ان کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ تعریفی کلمات دونوں اطراف سے کہے گئے تو میں انہیں نہ صرف endorse کرتا ہوں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کے حقدار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند ہوں۔

اسی طرح جناب ایس ایم ظفر صاحب ہمارے ساتھ 2006 to 2012 اس ہاؤس کے ممبر تھے۔ انتہائی شفیق، recognized as a top lawyer of the country, a great politician, born Muslim leaguer and he proved himself to be a great Law Minister of Pakistan. انہوں نے اپنی contribution اس ہاؤس میں اور as parliamentarian جو کی ہیں ہم اس کے عینی شواہد ہیں۔ شاید ہی کوئی اور ساتھی بھی 2006 to 2012 کا بیٹھا ہو۔ میں اور رضا ربانی صاحب اس وقت اس ہاؤس کے ممبران تھے۔ وہ ایک انتہائی پرخلوص، شفیق اور بڑے بھائیوں جیسی شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی جو پارلیمانی اور سیاسی بصیرت تھی اور جس طرح وہ ان معاملات کو deal کرتے تھے وہ بہت دیر تک نہ صرف لوگ یاد کریں گے بلکہ quote بھی کریں گے۔ میری ان کے لیے بھی چھوٹے بھائی کی حیثیت سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔ ان کے صاحب زادے علی ظفر صاحب بیٹھے ہیں۔ رانا مقبول صاحب کے صاحب زادے چیئرمین گیلری میں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں resolution پیش کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی، resolution پڑھ لیں۔

Condolence Resolution moved by Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House on the sad demise of Senator Rana Maqbool Ahmed

Senator Mohammad Ishaq Dar: "The House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Senator Rana Maqbool Ahmed who breathed his last on 12th September, 2023.

Rana Maqbool Ahmed belonged to the Police Service of Pakistan and also served as Inspector General of Police Sindh and Special Secretary Prosecution Punjab. He was notified as elected Senator of this House against a general seat from Punjab Province for the period - six years term beginning from March 2018 which would have ended in March 2024.

During his tenure, he remained active member of the Senate of Pakistan and also served as the Chairman of the Senate Standing Committee on Cabinet Secretariat and member of various Standing Committees of this House.

The late Senator not only actively participated in debates on legislative and non-legislative matters in the Upper House but also raised voice for the marginalized segments of the society, particularly the issues being faced by the people of Pakistan.

The services rendered by the late Senator Rana Maqbool Ahmed would be long remembered and his loss will be deeply mourned.

We all share the loss sustained by his family and friends and express the deepest sympathies with the bereaved family. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings upon the departed soul and may his soul rest in eternal peace (Ameen)."

Mr. Chairman, I would propose that a copy of this Resolution may be sent to the bereaved family. I would also request you, Mr. Chairman, that as Chairman and custodian of this House, you also write a formal letter to the family of late Senator S. M. Zafar. Though you are just following the tradition but I think a similar letter expressing the sentiments of this House should also go from you. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: I now put the Resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Resolution is passed unanimously.

کامل علی آغا صاحب! اب آپ ایس ایم ظفر صاحب کے لیے قرارداد پیش کریں۔

Condolence Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha on the sad demise of former Senator S. M. Zafar

Senator Kamil Ali Agha: "This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of former Senator S. M. Zafar who breathed his last on 19th October, 2023.

Deceased Senator was awarded an honorary Ph.D. degree in law at the University of Punjab's 124th Convocation. He began his career as a lawyer in the 1950s.

Late Senator S. M. Zafar also served as a Judge of the High Court, after retirement from the government service he started his own law practice and took part in politics and also served as Federal Minister for Law and Justice from 1965 to 1969. He was elected as President High Court Bar Association, Lahore in 1975 and as President Supreme Court Bar Association. He founded the Human Rights Society of Pakistan in 1976.

He was elected as member of the Senate of Pakistan in March 2003 for three years term and in March, 2006 for second term of six years from 12th March, 2006 to 11th March, 2012.

During his tenure in the Senate he advocated for legal reforms in Pakistan, aiming to improve the country's legal system and ensure justice for all citizens. He had a distinguished legal career and is well known for his expertise in constitutional and criminal law. He played an important role during his tenure for protection of Constitution of Pakistan and was an eminent member of the Special Committee of Parliament constituted by the Speaker

National Assembly in 2009. He served as Chairman Senate Standing Committee on Human Rights and other Committees. He remained active and prominent member of the Standing Committee on Law and Justice.

The services rendered by late Senator S. M. Zafar would be long remembered.

We all share the loss sustained by his family and friends and expresses the deepest sympathies with the bereaved family. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings upon the departed soul and may his soul rest in eternal peace (Ameen)."

A copy of this Resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman: I now put the Resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Resolution is passed unanimously.

دونوں قراردادوں کی کاپیاں میرے covering letters کے ساتھ بھیج دیں۔ دوسری قرارداد جو کشمیر کے بارے میں ہے، وہ بھی آپ پڑھیں گے کامل صاحب۔

Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha on occasion of the Kashmir Black Day

Senator Kamil Ali Agha: On occasion of the Kashmir Black Day, the Senate of Pakistan moves the following Resolution:-

"Commemorating the Black Day of Indian occupation of Jammu and Kashmir on 27th October, 1947, this House condemns

the brutal state terrorism and killing of the innocent Kashmiris by the Indian forces as well as blatant violation of international laws in Indian Occupied Kashmir.

This House strongly condemns the killing of thousands of innocent Kashmiris (who are martyred) in Indian Occupied Kashmir by Indian forces.

This House urges the international community for the expedited formation of the Commission of Inquiry to investigate the gross human rights violations in Indian Occupied Kashmir, as it was also recommended by the office of the High Commissioner for Human Rights.

This House rejects the conduct of fake elections in Indian Occupied Kashmir by the Indian Government. These actions violate the United Nations Security Council (UNSC) Resolutions which stipulate that the final disposition of the State of Jammu and Kashmir would be made in accordance with the will of the people of Kashmir through a free and impartial plebiscite to be conducted under the auspices of the United Nations.

This House re-affirms its solidarity and commitment to the people of Indian Occupied Kashmir in their just struggle for their rights to self-determination and

reiterates its continuing political, moral and diplomatic support." Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Resolution is passed unanimously.

سیکرٹری صاحب! اس قرارداد کی کاپیاں دنیا کی تمام پارلیمان کو بھیجوادیں اور سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کو بھی بھجوادیں۔ شکریہ۔

The House stands adjourned to meet again on Monday the 30th October, 2023 at 02:30 P.M.

[The House was then adjourned to meet again on Monday the 30th October, 2023 at 2:30 P.M.]

Index

Senator Kamil Ali Agha 41, 43
Senator Mohammad Ishaq Dar 40
سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی 6
سینیٹر ثنا جمالی 24
سینیٹر خالدہ اطیب 37, 38
سینیٹر خالدہ سکندر میندرو 32
سینیٹر دلاور خان 21
سینیٹر رانا محمود الحسن 33
سینیٹر سید علی ظفر 36
سینیٹر سید وقار مہدی 27
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 3, 4
سینیٹر سیمی ایزدی 25
سینیٹر شاہین خالد بٹ 22
سینیٹر عابدہ محمد عظیم 33
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 7
سینیٹر فوزیہ ارشد 28
سینیٹر کامران مرتضٰی 18
سینیٹر مشتاق احمد 9
سینیٹر منظور احمد کاکڑ 8
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 13, 14, 15
سینیٹر مولوی فیض محمد 29
سینیٹر میاں رضا ربانی 5
سینیٹر نزہت صادق 20
سینیٹر ولید اقبال 15, 17
سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری 12
سینیٹر دنیش کمار 26
سینیٹر ساجد میر 20
سینیٹر سرفراز احمد بگٹی 4
سینیٹر کیشو بائی 25
سینیٹر محمد اسحاق ڈار 38
سینیٹر محمد اکرم 34
سینیٹر مصدق ملک 35
سینیٹر نثار احمد کھوڑو 11, 12
سینیٹر ہدایت اللہ خان 8